رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نُور افشاں

حقیقی نُور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۴۲ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء | نمبر ۳

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

تواریخ

تواریخ مذہب ۸ر
تواریخ روم ۸ر
تواریخ مصر ۸ر
تواریخ یونان ۸ر
مرقع روس ۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات ۲ر
حیات پولوس ۴ر
حیات داؤد ۸ر
جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اُردو ۳ر

مفید حکایتیں

راسپال سنگھ رومن اُردو ۸ر
تلاش حق اردو۔ رومن اُردو ۲ و ۳ر

دولت لازوال اُردو ۲ر ۵ر ۸ر
دولت لازوال رومن اُردو ۸ر
عزت بیمثال اردو ۲ر ۵ر ۸ر
" " رومن اُردو ۸ر
حالات جاپان ۲ر و ۸ر
شریف بیبیاں ۲ر و ۶ر
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲ و ۶ر گورمکھی ۲ر
سیر ہند ۵ر
وکیل کی سرگذشت رومن ۶ر
سورج پرکاش ۴ر و ۶ر مجلد ۱۲ر

ہندو مذہب کی کتابیں

ستیارتھ پرکاش درپن اُردو ۸ر
سمپردائے ۲ر و ۱۰ر
ویدوں کی تعلیم ۱۰ر

وشنو کے دس اوتار ۲ر
ویدک تصنیفات ۱ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑاوے ۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی "
ویدوں کی ازلیت ۲ پائی
پرستش حیوانات ۳ پائی
تیرتھ ۲ پائی
اہل ہنود کے تیوہار ۲ پائی

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح اردو ۱ر
خدائے اسلام ۲ر
ینابیع القرآن ۳ر
الکفارہ ۵ر
بائبل یا قرآن ۱۰ر

مسیح ابن اللہ ۲ر
اشمار شیریں ۳ر
میزان الحق ۴ر
طریق الحیات ۱۲ر
کشف القرآن ۶ر
عقاید اسلامیہ ۱۰ر
ینابیع الاسلام ۸ر
ہدایت المسلمین ۸ر
تحقیق الایمان ۴ر
تواریخ محمدی ۴ر
تعلیم محمدی ۴ر
دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام ۴ر
دعوتِ اسلام ۶ پائی
گنجینۂ اسلام رومن ۸ر
بے گناہ نبی ۳ پائی
فارقلیط ″
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل ″
حضرت محمد ″
انجیل شریف کی صحت و درستی ″
اسمار الٰہی ″
خدا کے دس حکم ″
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں ″
مسیح یا محمد ″
نماز ″
سچا اسلام ″
قرآن ″
یسوع مسیح ″
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا ″
سورہ فاتحہ ″
ہمارا شافع کون ہے ″

خدا ہمارا باپ ۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی ″
انصاف کا دن ″
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد ۶ر
تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن ۵ر
اصلاح زراعت ۱ر
اصلاح اخلاق ۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر
شادی کی بابت خیالات ۱ر
صنعت و دستکاری ۲ر

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ ۹ پائی ۱ر
اُردو کی پہلی کتاب ۱ر
اُردو کی دوسری کتاب ۲ر و ۳ر
اردو کی تیسری ۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب ۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا ۱ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب ۱ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب ۲ر
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی ۳ر
گورمکھی قاعدہ ۳ پائی

کیٹی کیزم

دینی سوال و جواب ۶ پائی
″ ″ ″ پنجابی اردو حروف ″
″ ″ ″ رومن اردو ″
″ ″ ″ گورمکھی ″

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر ۱ر
سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی ۱ر
سوالات لوقا کی انجیل پر ″ ۱ر
سوالات یوحنا کی انجیل پر ″ ۱ر

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسا ۸ر
حل مشکلات حصہ اول ۶ر
تحقیق بائبل ۴ر
طالبان حق ۹ر
تواریخ بائبل ۸ر
حیات مسیح ۱۲ر
مسیح کا نمونہ ــ
مسیح کے خاص دوست ۸ر
کشف الحقایق ۸ر
راہِ زندگی ۱۲ر
موازنۂ مذاہب رومن ۸ر
صحت جسمی اُردو ۴ر
انجیل برنباس کے حالات کا رسالہ ۲ر
مسیح کی تعلیم ۴ر ۸ر ۱۲ر
القاب مسیح ۴ر
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ سوالات ۴ر

متفرق کتابیں

دائی گری رومن اردو ۸ر فارسی اُردو ۸ر
ہدایت تیمارداران رومن اردو ۵ر
ابن حور اردو ۸ر - رابنسن کروسو ۱۲ر
طلائی شمعدان ۴ر - مارکو پولو کا سفرنامہ ۸ر
روح سے معمور زندگی ۲ر
طریق دعا ۲ر
شاعِ نور حصہ اول و دوم ۵ر
طیطس یا رفیق صلیب ۸ر





نور افشاں

لودیانہ جمعہ ۱۶ جنوری ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

(۱) گلدستہ صفحہ ۳

(۲) تار برقیات " ۴

(۳) ایک پھول کملا کے اوجھل ہو گیا وغیرہ ایڈیٹر " ۵

(۴) مس ایم آر گرینفیلڈ کے اوداعی جلسہ پر ... مسٹر پی ڈی ٹی " ۹

(۵) جڑ سے اوپر تک ایک مسیحی صفحہ ۱۱

(۶) ایک مدرسے کے پرانے طالب علم کا تذکرہ " ۱۲

(۷) ہم کو خوش گرمی درکار ہے سٹر برق " ۱۲

(۸) ریویو پادری غلام مسیح " ۱۳

(۹) اشتہارات " ۱۳

گلدستہ اخبار

مونگا کے مجسٹریٹ کی عدالت میں انسپکٹر پولیس ... ایس شنکرے بی۔ اے ایل ایل بی وکیل پر بوقت شب نقب زنی اور خیانت مجرمانہ کا مقدمہ دائر کیا۔ ملزم نے بعض زیورات میں جو ورثہ متنازعہ فریقین نے ثالث مقرر کر کے اسے بطور امانت محفوظ رکھنے کی غرض سے دیئے تھے۔

قصبہ آزاد کے ڈاکخانہ کا کلرک ایک رجسٹری سے ما ... کے نوٹ نکالنے میں ماخوذ ہے۔

مسمی جوگل کشور قیدی جو دو کانسٹبلوں کی زیر حراست بدایوں سے جایا جا رہا تھا گاڑی کے سٹیشن شیخوپورہ سے روانہ ہونے کے بعد گاڑی ٹھہرانے کی زنجیر کھینچکر اور کانسٹبلوں کو غافل پا کر ریل سے اتر بھاگا اور تا حال گرفتار نہیں ہو سکا۔

دیسی ایوان تجارت۔ دیسی سوداگروں کی انجمن موسومہ پنجاب دیسی بیوپار منڈل واقعہ لاہور کو گورنمنٹ نے تسلیم کر کے دیگر ایوان ہائے تجارت کی فہرست میں شامل کر لیا ہے۔

باشندگان اصفہان کے غیظ و غضب میں ابھی تک کوئی فرق نہیں پڑا۔ اور وہ ابھی تک سردار شجیع کی معزولی اور تخریباریوں کے خلاف شورش کرنے کے لئے مساجد میں برابر جلسے کر رہے ہیں۔ طہران میں گمان کیا جاتا ہے کہ اصفہان کی حکومت کے لئے اس پر مجاہد کو بھیجا گیا ہے۔

آستانہ کے سیاسی حلقوں میں سرکاری طور پر حسابات کا اعلان کیا گیا ہے کہ موسیو بافلنش "اگر حسابات کی ہدایت کی گئی ہے۔ کہ آپ ٹرکی اور سرویہ کی ابھی صلح کی مہم کو سرانجام دیں اور ۱۹ دسمبر کو بلگریڈ سے جو تار موصول ہوا ہے اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے۔ کہ ٹرکی اور سرویہ کے مابین صلح کے متعلق جو خط و کتابت ہو رہی ہے وہ عنقریب ختم ہونیوالی ہے۔ (الشعب)

انور بک پر جو عمل جراحی کیا گیا تھا۔ اس کی وجہ سے آپ کو بالکل شفا ہو گئی ہے۔ اور اب آپ کی حالت اچھی ہے۔

روس کے سرکاری حلقوں میں یہ بات بتاکید بیان کی جاتی ہے۔ کہ اگر ٹرکی نے جرمن فوجی جماعت کے بارے میں روس کو رضامند نہ کیا تو روس آرمینیا کے چند اہم جنگی مقامات پر قابض ہو جائیگا۔ (ر)

جاوید بک پیرس کے بعض بڑے مہاجنوں کے ساتھ ٹرکی کی موجودہ حالت کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے پیرس جائینگے اور تعجب نہیں کہ آپ کسی جدید قرضہ کے بارہ میں گفت و شنید کریں (الشعب)

علاقہ طنجہ میں جو انٹی نیگری قبائل مقیم ہیں۔ انہوں نے قبیلہ رسول کے ایک رئیس کو مراکو کے علاقہ ہسپانیہ کا بادشاہ تسلیم کر لیا ہے۔ (ر)

صوبہ بہار کی جدید یونیورسٹی میں صرف بانکی پور کے کم کالج یعنی پٹنہ کالج بہار نیشنل کالج سنسکرت کالج اور مشنری کالج ملحق کر دیئے جائینگے۔ یونیورسٹی کے نقشہ جات مکمل ہو گئے ہیں جن میں کالج کی عمارات طلبا کی انجمن اور پروفیسروں کے کلب کی عمارتیں بھی شامل ہیں کھیلنے کی زمین کے دونوں طرف تالاب بنائے جائینگے۔

ٹرنسوال میں ٹرینوں کو ڈائنامیٹ سے اڑا دینے کی دوبارہ کوششیں کی گئیں جن میں سپیشل کے انجن کو نقصان پہنچا۔ سڑک ٹوٹ گئی مگر کسی جان کا کچھ نقصان نہ ہوا۔ اس کے متعلق کئی ایک لیڈر گرفتار کئے گئے۔

بعد کی خبر ہے کہ جوہنسبرگ کی فیڈریشن آف ٹریڈس کی ایک فوری میٹنگ فراہم ہوئی جس نے لیڈروں کو رہا کر دینے کا مطالبہ کیا۔ اور کہا کہ اگر یہ نہیں ہوگا تو فیڈریشن فوراً ہی ایک عام سٹرائک کر دے گی۔ جوہنسبرگ میں آٹے کی قیمت ایکدفعہ بڑھ گئی ہے جو صرف ایک ہی ہفتہ کے لئے کافی خوراک ہے۔ ریلوے والوں کے لیڈر اور زیادہ مطالبات کر رہے ہیں یعنی کہ کام کے مطابق اجرت دینے کا دن میں آٹھ گھنٹے کام کرنے۔ اور تنخواہوں کی مقررہ حد کا قانون منسوخ ہو جائے۔ ان مطالبات پر غور و فکر کرنے کے لئے ایک اس میٹنگ اتوار کے روز فراہم ہونیکا اعلان دیا گیا ہے۔ گورنمنٹ نے اس میٹنگ کی ممانعت نہیں کی ہے۔ مگر یقین کیا جاتا ہے کہ وہ ایک

تار برقیات

۱۳ جنوری کاگوشیما جاپان جزیرہ ساکورشیما میں سنیچر کے روز سے ساٹھ زلزلے واقع ہو چکے ہیں۔ اور ہر روز ہیبتناک طور پر مختلف مقامات میں زمین پھوٹتی رہی۔ ایک گاؤں تو بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ اور دیگروں کی بابت احتمال ہے۔ کہ وہ بھی برباد ہو گئے ہیں۔ شعلہ زن لاوا شہر کاگوشیما تک پہنچ گیا ہے۔ حالت بہت ہی خطرناک ہے۔ اور نقصان بے قیاس ہو گیا ہے۔ اور جاپانی خالی جہاز بڑی سرعت کے ساتھ رقبات متاثرہ کو روانہ ہو گئے ہیں

۱۳ جنوری ٹوکیو ساکورشیما میں جو ابھار ظہور میں آئے ہیں اُن میں سے بیٹے چٹر نکلکر ۳۰۔۴۰ میل کے فاصلہ پر جا پڑے ہیں۔ سارا جزیرہ جل اُٹھا ہے۔ کاگوشیما سے ۷۰ ہزار آدمی بھاگ گئے ہیں۔ مگر صرف محکمۂ تار برقی ہی وہاں باقی ہے۔ سارا شہر لاوا کی راکھ سے ڈھنپا پڑا ہے۔ ابھی تک معلوم نہیں کہ کس قدر جانیں ہلاک ہو چکی ہیں۔ اس پر اضافہ مزید کہ کاگوشیما میں بحری مد کی ایک رو نے آکر اور غضب ڈھایا جس کے سبب سے اس شہر میں مال و جان کا سخت نقصان ہو گیا ہے۔

۱۳ جنوری یا۔ گاٹا و کا زیرین حصہ بحری مد کے سبب سے بالکل بہ گیا۔ اسی قسم کے زلزلوں کے جھونکے اور بھی محسوس ہوئے جو ۵ سیکنڈ تک جاری رہے۔ مگر جان کا نقصان نہیں ہوا۔

۱۳ جنوری لنڈن برلن میں یہ اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ انور پاشا نے ترکی سفیر متعینہ برلن محمود مختار پاشا کو واپس بلا لیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے انرزنجی ضلع میں نصف آدمی کا رسپکٹر اسپکٹر مقرر ہونا منظور کیا ہو اسکے نصف تنخواہ پر مقرر کر دیا گیا ہے۔ انور پاشا کی اصلاحات حیرت کی نظر سے دیکھی جا رہی ہیں۔

۱۳ جنوری لنڈن ایک تار سے جو رگا سے سینٹ پیٹرز برگ میں موصول ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کہ منگولی سرکار کا ایک قافلہ

شہر ایم اسکو نز قرضہ کے سوال پر مہاجنوں سے بحث کرنے کے لئے برطانیہ عظمیٰ اور جرمنی میں جا رہا ہے۔ وہ جرمنی سے حربات جنگ خریدنے کی بھی کوشش کریگا۔

۱۳ جنوری لنڈن فرانسیسی وزیر جنگ نے اُن اخراجات کی پڑتال ختم کر لی ہے جو سہ سالہ قانون خدمات اور حربات جنگ کی ترقی کے ذریعہ سے مقرر کئے گئے ہیں۔ غیر معمولی اخراجات ......۲۶ پونڈ ہے خصوصاً بارکوں کے لئے حربات جنگ کا خرچ ......۵۰ پونڈ جن میں سے ......۹ پونڈ کی سخت ضرورت نہیں ہے۔ پس ضرور ہے کہ مختلف مخارج سے ......۳۴ پونڈ فراہم کئے جاویں اور باقی ماندہ رقم چند سالوں کی بجٹ میں سے نکال جاتے۔

۱۳ جنوری لنڈن۔ جوہنسبرگ کے ایک تار سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوکان کے مددگاروں۔ گوداموں کے ملازموں۔ کلرکوں ٹائپ کے کارخانہ داروں اور دیگر پیشوں کے گروہوں سے عام ہڑتال کرنے کی ٹھانی گئی ہے۔ کان کنوں کی ترغیبیں ابھی تک موصول ہو چکے ہیں ان سے بھی ایسے نتائج پیدا ہوئے ہیں جو جوہنسبرگ میں حالت نہایت ہی ابتر ہو رہی ہے۔ بعد ترکی تحقیقات کے نتیجہ کے طور پر جس کی دفات سے جمعہ کے روز ہڑتال ہو گئی تھی یہ معلوم ہوا ہے کہ اس کا قاتل ایک کان کن ہے جو جوہنسبرگ کے باشندوں کی ایک تعداد گھر واپس جانے کی مشتاق ہے اور سو سو اور دو دو سو کے گروہوں میں سعادت اور حدود پر جمع ہو رہے ہیں۔ پارلیمنٹ میں مزدوروں کی پارٹی کا لیڈر مسٹر کراس ویل انکار کرتا ہے کہ اس نے جوہنسبرگ میں کہا کہ عام ہڑتال کارکنوں کے حقیقی فائدہ کے لئے مضر ہوگا۔

کیپ ٹاؤن میں بھی حالت عام طور پر بڑی ابتر ہو رہی ہے۔ ریلوے والوں۔ ساحل پر کام کرنے والوں کی مخلوط شدہ سوسائٹی نے کیپ ٹاؤن اور دیگر بندرگاہوں کے جہازی کارندوں کو بھی بلایا۔ مگر وہ بیان کرتے وفادار رہے ہیں جن بندروں کے لوگوں پر اس ہڑتال کا اثر پڑا ہے۔ وہ گورنمنٹ کی امداد کرنے کے لئے خاص سپاہی اور دیگر کارگزار رہنے کے لئے مستعد ہیں اس میٹنگس جو فراہم ہو رہی ہیں وہ ہڑتال کو ملزم ٹھہرا اور گورنمنٹ کی حمایت کر رہی ہیں۔ کیپ ٹاؤن میں ہر پیشہ والے

ایک معنفہ لائیوں کرا اڑا دینے پر تقریر کرتا اور زور دیتا ہوا گرفتار ہوا ہے۔

بعد کی خبر ہے کہ آج ہڑتال پھیل رہی ہے۔ مگر قدرے ہلکے طور پر پرٹیوریا میں ایک عام ہڑتال گذشتہ ہڑتالوں کا ایک نتیجہ متصور ہو رہی ہے۔ حالت کو امن بنانے میں ہر قسم کی کوششیں کی جا رہی ہیں یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ امپیریل گورنمنٹ نے یونین گورنمنٹ کو اختیار دے دیا ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو وہ شاہی فوج کو استعمال کر سکتی ہے۔

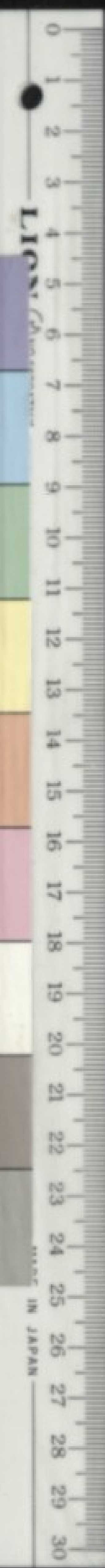
۱۳ جنوری جوہنسبرگ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جوہنسبرگ کے پرانے انبار خانوں میں اس قدر خوناک موجود ہے جو دو ماہ کے لئے کافی ہے۔

۱۰ جنوری۔ پوٹ چیفسٹروم۔ دو گھوڑ سوار متحدہ فوج نے کل چڑھائی کر دی ہے اور اس کے بعد دو پیدل فوجیں روانہ ہو گئی ہیں یقین کیا جاتا ہے کہ وہ ویسٹ اینڈ کو گرسٹ روپ واقعہ ویسٹ اینڈ میں مقیم ہو نگی۔ نوکل رائفل کلبس کے ممبران کو تیار اور مستعد رہنے کا حکم ہو چکا ہے انتظام کیا گیا ہے کہ سفر مینا اس ٹرین کے ساتھ ساتھ رہے جس میں یہ متحدہ فوجیں رینڈ کو جا رہی ہونگی مگر اُن کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ حکام کا خیال ہے کہ اس منزل پر شاہی فوج کا استعمال کرنا ناپسندیدہ ہوگا۔

فریڈرک سٹینڈار ورٹیورد میں کوجو رٹینس جانیوالی ہیں اُن کے ڈرائیوروں نے رینٹیس پولیس کو لے جانے سے انکار کیا ہے۔

۱۰ جنوری لنڈن۔ ٹرنسوال سٹیزن آرمی بڑی حیرت افزا سرعت کے ساتھ جمع ہو رہی ہے۔ لوگ جوہنسبرگ اور پریٹوریا میں جوق جوق جمع ہو رہے ہیں۔

قسطنطنیہ ۲۴ دسمبر۔ چونکہ آجکل جزائر ایجین کی تقسیم کے متعلق برٹش تجویز پر دول کے مابین بحث ہو رہی ہو۔ لہٰذا باب عالی نے ہمسایہ میں دول کو اپنے خیالات سے پھر مطلع کرکے اسباب پر زور دیا ہے کہ مسئلہ کا کوئی ایسا حل جس سے ایشیائی ساحل جزائر ترکی کو دے۔ پس نہ ملیں ترکی کے لئے مطلق قابل قبول نہ ہوگا۔



اڈیٹوریل نوٹس

ایک پھول آنکھوں سے اوجھل ہو گیا

بہت افسوس سے یہ اظہار کیا جاتا ہے کہ برخوردار وائلیٹ دختر نیک اختر مسٹر حسین خاں کو یانہ بعارضہ دق ۱۲ ماہ حال بروز بہ خداوند میں سو گئی۔ مرحومہ قریباً دو سال سے اس شکایت میں مبتلا تھی لیکن اب سے چند ماہ پیشتر وہ چنداں بیمار معلوم نہ دیتی تھی۔ وائلیٹ تمام خاندان کی چہیتی اور پیاری لڑکی تھی اور مسیحی زندگی کا ایک نمونہ تھی۔ تعلیم زیادہ تر دیرہ دون سکول میں حاصل کی۔ لیکن خفیف سی شکایات ہونے پر سکول چھوڑ الموڑہ سینیٹیریم میں برائے علاج و ہوا تبدیلی بھیجی تھی

سچ ہے کہ موت نے سب پر غلبہ کیا اور کرتی ہے مگر ہے
افسوس اُن غنچوں پہ جو بن کھلے مرجھا گئے

مرحومہ کی عمر صرف ۱۸ سال کی تھی جس میں سے دو سال بیماری میں کٹے اور باوجود اس کے تعلیم میں ترقی کی تھی والدین کو اس سے بہت امیدیں تھیں مجھے یاد ہے کہ مسٹر حسین خاں کہا کرتے تھے کہ وائلیٹ کو خوب طرح تعلیم دلا کر کسی خدمت میں مشغول کرنا ہے لیکن وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

گو یہ اس غنچہ کا پھول نہیں ہوا تھا کہ اپنے خاندان کے گلدستہ کو سجائے پر خداوند کو پسند آیا کہ اس پیارے سے پھول سے اپنی آسمانی کلیسیا کے باغ کو زینت دے۔ اور اس واسطے یہ پھول ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا ہے۔ اس بیماری لڑکی نے اس زندگی کی دوڑ کو تمام کر دیا ہے۔

اپنے مرنے سے پہلے ایک دن پیشتر اُس کو آگاہی ہو چکی تھی کہ اس کے کوچ کا وقت آ گیا ہے۔ چنانچہ اُس نے اپنے تمام بھائی بہنوں کو بلا کر ایک ایک کو الوداع کیا اور اپنے تمام رشتہ داروں کو خط لکھوائے جس میں اُن کو آخری سلام بھیجا۔ مرتے دم تک خوب ہوش میں رہی۔ اور سب کو جو سامنے آتا پہچان لیتی اور بار بار کہتی کہ میں اب خداوند مسیح کے پاس جا رہی ہوں۔ کوئی دنیاوی خیال اُس کے دل میں باقی نہ تھا۔ اور آخری الفاظ جو اس کے منہ سے سنے گئے "بول یسوع مسیح کی جے" کی ہی آوازیں تھیں۔

"مبارک ہیں وہ مردے جو مرتے ہیں خداوند میں"

ہماری دعا ہے کہ خداوند اس کے والدین کو اور رشتہ داروں کو صبر جمیل عطا کرے۔ اسباب کی تسلی ہے کہ ہم وائلیٹ کو آخری دن ہو بہو دیکھینگے۔

زنانہ میڈیکل سروس

ہم نے کسی گذشتہ نمبر میں ذکر کیا تھا کہ گورنمنٹ ہند نے ہندوستانی مستورات کے اُس طبی فنڈ میں مزید امداد دینے کا فیصلہ کر لیا ہے جس کو لیڈی ڈفرن صاحبہ نے شروع کیا تھا اور جو اب کاؤنٹس آف ڈفرن فنڈ کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے متعلق یہ خبر ہے کہ ۲۴ زنانہ ڈاکٹر ہندوستان اور سیلون اور برہما میں مامور کئے جانے کے واسطے منتخب اور نامزد ہو گئی ہیں۔ اُن میں سے چھ ہندوستانی ہیں۔ مگر ان میں سے دو نے اس خدمت میں شریک ہونے پر اپنی مجبوری ظاہر کی ہے۔ باقی ۱۸ یورپین یا اینگلو انڈین ہیں۔ ہندوستانیوں کی یہ تعداد بہت ہی کم ہے۔ لیکن توقع کی جاتی ہے کہ اس ابتدائی حالت میں اب انگلستان سے براہ راست امداد آئندہ منظور نہیں کی جائیگی۔ اس روش سے ہندوستان کی مستورات (کاؤنٹس آف ڈفرن فنڈ) کے لئے زنانہ طبی امداد مہیا کئے جانے میں نیشنل ایسوسی ایشن بالضرور ترقی پائے اور مضبوط ہو جائے گی۔

ہر ایکسیلنسی لیڈی ہارڈنگ بڑی فکرمند ہیں کہ اس کام کو وسیع اور مضبوط کرینگی کہ ہندوستانی پبلک کی فیاضانہ توجہ کی بڑی ضرورت ہے اور توقع کرتی ہیں کہ جس طرح پبلک نے آج تک اس امر میں مدد کی ہے وہ آئندہ بھی بدستور مدد دیتی رہیگی تاکہ یہ کام اور زیادہ خوش اسلوبی اور حسن انتظام سے توسیع اور استحکام پائے۔ ہر ایکسیلنسی نے حال میں ایک خاص کمیٹی منتخب کی ہے۔ جس میں مس ڈبلیس گرانٹ صاحبہ شامل ہیں۔ یہ کمیٹی دہلی میں ایک وومنس میڈیکل کالج بنانے کی ابتدائی کارروائی کریگی اور یہ کمیٹی اُن تجاویز کے مطابق کام کر رہی ہے جو گورنمنٹ ہند کے مشیر تعمیرات مسٹر بگ صاحب تیار کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ ہند نے اس کالج ہسپتالوں۔ ہوسٹلوں اور سٹاف کے بنگلوں کی تعمیر کے لئے دہلی میں ۵۰ ایکڑ زمین بھی عطا فرمائی ہے۔ اُمید کی جاتی ہے کہ حضور لیڈی ہارڈنگ صاحبہ آئندہ ماہ مارچ میں اس کالج کا بنیادی پتھر رکھینگی۔

پریس ایکٹ کی ترمیم نامنظور

پریس ایکٹ کے متعلق جو بنگال کے آنریبل مسٹر بینرجی نے وائسرائگل کونسل میں رزولیوشن برائے ترمیم ایکٹ ہذا پیش کیا تھا۔ افسوس کہ نامنظور ہوا آپ نے رزولیوشن بدیں الفاظ پیش کیا تھا۔

"یہ کونسل گورنر جنرل ان کونسل سے سفارش کرتی ہے کہ ۱۹۱۰ء کے پریس ایکٹ کی ترمیم خاص کونسل میں پیش کی جائے جس میں یہ بیان ظاہر کرنے کی گنجائش رکھی جائے کہ کن الفاظ اشیا یا تصاویر کتبوں وغیرہ کی بنا پر لوکل گورنمنٹ نے اپنا حکم دوبارہ ضبطی پریس یا ضمانت دیا ہے۔ نیز قانون مذکور کی دفعہ ۲۲ میں ایسی ترمیم کی جائے جس کے رو سے ہائی کورٹ کو ایسے احکام منسوخ کرنے کا اختیار حاصل ہو۔"

اپنا رزولیوشن پیش کرتے ہوئے بابو صاحب نے ایک لمبی تقریر کی اور فرمایا کہ جس وقت یہ قانون پاس ہوا تھا اُس وقت بھی اس کی سخت مخالفت کی گئی تھی۔ اور کونسل میں بتایا گیا تھا کہ یہ قانون کوئی مستقل قانون نہیں ہے۔ بلکہ عارضی طور پر نافذ کیا جاتا ہے۔ مگر افسوس کہ یہ اب مستقل ایکٹ بن گیا ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ اب اس قانون کی مطلق ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے اس رزولیوشن کو پاس کر دینا چاہئے۔

اس کے بعد رزولیوشن مذکور پر گرما گرم بحث ہوئی ملک

حیات خاں صاحب سائن نونہ نے اس کی خوب مخالفت کی۔ مگر آنریبل ممبران سطوا س۔ راما تنگراؤ۔ پنڈت مدن موہن مالوی جی سر ابراہیم۔ مسٹر دیالگھو۔ مرگنگا دھر نے اُس کی بڑے زور شور کے ساتھ تائید کی۔ مگر افسوس کہ نتیجہ بالکل عکس نکلا۔ کیونکہ جب ووٹ لئے گئے تو ۱۰ ووٹ اُس کی تائید میں اور ۴۸ ووٹ اُس کے خلاف پڑے۔

آسمان سے توپ کے گولے برسانا

پانچسو فٹ کی بلندی سے گولے گزشتہ ماہ انگلستان میں تجربہ کیا گیا تھا کہ ہوائی جہاز سے اس کے اُڑتے وقت زمین پر نہ صرف گولے برسائے جائیں۔ بلکہ اُن کے برسانے میں یہ معلوم کیا جائے کہ کتنے فاصلے سے کس قدر بڑی چیزوں میں گولے ٹھیک طور پر لگ سکتے ہیں چنانچہ تجربہ سے معلوم ہوا کہ ایک ہوائی جہاز جو ۵۰۰ فٹ کی بلندی پر ہو اگر وہ ۴۰ فٹ دائرہ کی چاند ماری پر ۱۲ گولے مارے تو ان میں سے ۱۱ گولے چاند ماری پر ضرور لگ سکتے ہیں۔

نئی قسم کی نہایت ہلکی توپ۔

یہ تجربہ ایک نئی قسم کی توپ سے کیا گیا تھا۔ جو بہت ہی ہلکی ہے۔ اور جس کو ہوائی جہاز میں معہ ایک کافی تعداد میں گولوں کے پہنچانے میں کسی قسم کی دقت نہیں ہوتی ہے۔ یہ توپ ہوا اور پانی کے اثر سے ٹھنڈی نہیں پڑ سکتی۔ اور یہ کہ سیلانی حالت میں اس کے گولے ٹھیک نشانہ پر لگتے ہیں۔ جیسا کہ میدان جنگ میں توپ سے قطعی حالت میں لگ سکتے ہیں۔ اس توپ کا وزن صرف ½ ۲۶ پونڈ ہے یعنے ½ ۱۳ سیر۔

چودہ میں گیارہ نشانے ٹھیک بیٹھے۔

یہ توپ ایک ہوائی جہاز کے نچلے حصہ میں باندھ دی گئی۔ اس میں ایک جہاز ران کے علاوہ ایک توپچی بھی سوار کر دیا گیا جب ہوائی جہاز سے اُڑ کر ۵۰۰ فٹ کی بلندی پر پہنچ گیا تو اُس سے ۵۰ درجے کے زاویہ پر ۴۰ فٹ دائرہ والی چاند ماری پر جلد جلد ایک ایک کر کے ۱۴ فیر توپ سے کئے۔ ان میں سے ۱۱ فیر ٹھیک نشانہ پر لگے۔ فیر کرتے وقت جہاز پرواز میں رہا۔ نہ کہ آسمان میں ساکن۔ سہ پہر کے بعد ایک اور تجربہ گولہ باری کا کیا گیا تو اسی قدر بلندی سے۔ مگر اس سے زیادہ زاویہ پر سے ایک زیادہ چھوٹی چاند ماری پر گولے برسائے گئے۔ اس دفعہ ۱۴ گولے برسائے گئے جن میں سے ۸ گولے ٹھیک نشانے پر بیٹھے۔

ایک منٹ میں پانچسو فیر۔

یہ گولے ½ ۱۳ سیر وزنی توپ سے برسائے گئے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ مگر اس سے زیادہ تر گولے فیر چاند ماری کے بیچوں بیچ میں لگے جس سے ظاہر ہے کہ اس توپ کا نشانہ زیادہ ٹھیک بیٹھ سکتا۔ توپ کی ایک خوبی یہ ہے کہ دوسری توپوں کے مقابلہ میں اس سے زیادہ فیر کئے جا سکتے ہیں۔ یعنے توپ ایک منٹ میں ۵۰۰ فیر کر سکتی ہے۔ (مسلمان)

ایک عالمگیر دوائی

شہد ایک ایسی دوائی ہے جو مختلف قسم کی بیماریوں میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ جن لوگوں کو بدہضمی کی شکایت ہو انہیں چاہیئے کہ دوسرے لذت دہ کھانوں کی بجائے اسے استعمال کیا کریں جن لوگوں کو قبض کی شکایت ہو ان کے لئے یہ ایک نہایت مفید چیز ہے کیونکہ اس سے اجابت کھل کر ہوتی ہے۔ شہد کا یہ دوسرا اثر ایسا مفید ہے کہ اس کے مقابلہ میں کوئی دوائی زیادہ کامیاب نہیں ہو سکتی۔

جن لوگوں کو بے خوابی کی شکایت ہو اُن کے لئے بھی یہ بھی مفید چیز ہے۔ اگر ایک گلاس میں دو چمچہ بھر شہد ملا کر پی لیا جائے تو رات کو بخوبی نیند آ جائے گی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی بدولت ناقابل ہضم چیزیں ہضم ہو جاتی ہیں اور اس طرح پر نیند پیدا ہونے لگتی ہو۔

ان سب باتوں کے علاوہ اس میں ایک اور فائدہ یہ ہے کہ پانی میں ملا کر غرغرہ کیا جائے تو دانتوں مسوڑوں اور حلق کی تمام خرابیوں کو رفع کرتا ہے۔ زمانہ قدیم میں فرانس کے لوگ پانی ملے ہوئے شہد کو دیوتاؤں کے لائق سمجھا کرتے تھے۔

(سناتن دھرم پرچارک)

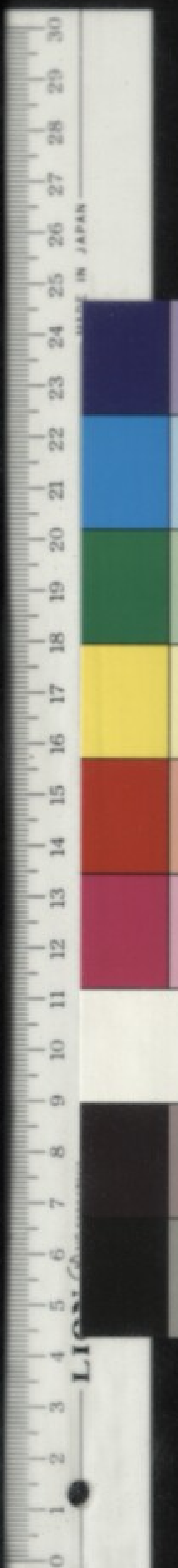
دہلی کا قطب مینار

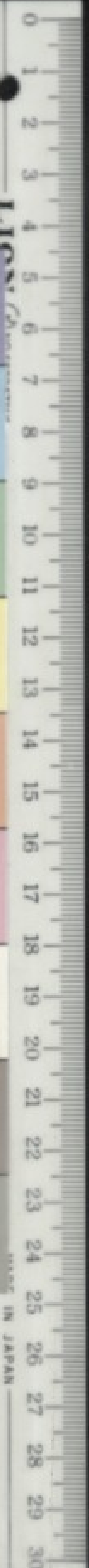
کون شخص ہے جو کبھی دہلی گیا ہو اور اس نے قطب مینار نہ دیکھا ہو۔ قطب مینار کے دیکھنے والے تو بہت ہیں لیکن ایسے بہت کم اصحاب ہیں جنہوں نے اس امر کے جاننے کی کوشش کی ہو کہ یہ عمارت ہندوؤں کی بنائی ہوئی ہے یا مسلمانوں کی۔ مسلمان جاتے ہیں اور بلا کسی مکمل تحقیقات کے اپنے دل کو خوش کر لیتے ہیں۔ کہ یہ ایک اسلامی عمارت ہے۔ ہندو جاتے ہیں تو وہ اس کو پرتھوی راج کی طرف منسوب کر کے اس کو ہندو عمارت سمجھتے ہیں۔ انگریز اور یورپین اصحاب اس امر کے متعلق ابھی تک کسی آخری نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے۔ ان حالات کو دیکھ کر مسٹر گنور سین صاحب پرنسپل لا کالج لاہور نے گزشتہ ہفتہ پنجاب ہسٹاریکل سوسائٹی کے سامنے ایک مضمون پڑھا تھا جس میں آپ نے بہت سے دلائل و واقعات کی بنا پر اس امر کو صاف طور سے ثابت کر دکھایا ہے کہ فی الحقیقت یہ ایک ہندو عمارت ہے اور مسلمانوں کا یہ خیال کہ یہ مینار موذن کے اذان دینے کی غرض سے بنایا گیا تھا غلط ہے۔ کیونکہ کوئی صاحب عقل اس کو باور نہیں کر سکتا کہ وہ ۳۷۰ سیڑھی اوپر چڑھنے کے بعد موذن اذان دینے کے قابل رہ جاتا ہوگا۔ (ر)

بچوں کا نیلام

علاقہ ٹائمرولا کے مقام ریونسبرگ میں بہت عرصہ سے ہر سال ایک ایسی منڈی لگتی رہی ہے۔ کہ جہاں غریبوں اور نادار لوگوں کے بچے نیلام کئے جاتے ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ اس جگہ نیلام ہونے والے لڑکے اور لڑکیوں کی قیمت چند شلنگ سے بڑھ کر نہیں ہوتی خریدنے کے بعد لڑکے سے سخت محنت کا کام لیا جاتا ہے اور ان سے زراعت کے کاموں میں ایسی محنت کرائی جاتی ہے کہ جسے دیکھ کر مویشیوں کا بھی پیشاب خطا ہو جاتا ہے۔ مہذب دنیا کے اندر ایسے ایسے ظلم و ستم بھی روا نہیں ہیں

(سناتن دھرم پرچارک)





دیانندیوں کی افسوسناک حالت

۳ جنوری سنہ رواں کے اخبار عام نے ایک مضمون کو جو بعنوان "آریہ سماج کی گذشتہ تباہی کے بھید" درج ہے پڑھکر اس جدید فرقہ کے دعووں اور باوجود سخت ترین کوششوں کے جو اُن کی موجودہ حالت ہے۔ جس کا خاکہ مضمون نگار نے بڑی عمدگی سے کھینچا ہے۔ اُس پر ہمیں بڑا افسوس ہوا اور دل میں خیال پیدا ہوا کہ واقعی بائبل سے الگ ہو کر جو شخص یا قوم یا ملک اپنا یا کسی شخص یا قوم یا ملک کے سدھار کرنے کا بیڑا اُٹھائے اور اس میں ساعی ہو تو وہ بالضرور ناکامیاب رہیگا۔ دیانندیوں کے بارے میں اس دعوے کی تصدیق اس مضمون سے بخوبی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ راقم مضمون موصوف دیانندیوں سے پوچھتا ہے "کہ کیا آریہ سماج کی گذشتہ چھبیس سالہ تعلیم اور اس عرصہ کے درمیان بڑے بڑے سنیاسیوں اور اپدیشکوں کی تقاریر دھواں دار نے اور پھر ان کے ساتھ سماج کے مختلف اخبارات کے زبردست مضامین نے آریہ سماج میں اس وقت تک کوئی بھی اعلیٰ شخص پیدا نہیں کیا؟" اس سوال کا بڑا طول طویل جواب راقم مضمون نے نفی میں دیا ہے اور بڑی بیرنگی اور افسوس اور یاس کا اظہار کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہ بری حالت آریہ سماج کی جو آج موجود ہے اُس پر آریہ سماج کے بڑے اخبارات خود شہادت دے رہے ہیں اور پھر اُس کے ضمن میں استفہام اقراری میں سوال پوچھتا ہے کہ بتاؤ تو سہی کہ پرکاش۔ آریہ گزٹ ست دھرم پرچارک اخبارات میں جو آپ کے لیڈنگ آرگن ہیں۔ کیا اس وقت تک آپ کے موجودہ لیڈروں کی سخت سے سخت بیعزتی نہیں ہوئی؟ اپنی پارٹی کے لیڈروں کی تم آپ ہی مٹی پلید کر رہے ہو اگر پرکاش نیہ کی پگڑی اُتار رہا ہے۔ تو آریہ گزٹ بکر کی اور ستیہ دھرم پرچارک خالد کی.... نتیجہ کیا ہوا یہی کہ تمہاری چھبیس سال کے ترپنے کی جدوجہد نے تمہارے اندر خود پسندی۔ ہٹ۔ بد زبانی۔ باہمی جنگ۔ ایک دوسرے کی تذلیل یہاں تک کہ ویدوں پر سے بھی بے اعتقادی کی سپرٹ پیدا کر دی ہے"۔ راقم مضمون کا یہ سب کہنا بالکل درست ہے تجربہ اور مشاہدہ اس پر صاد کرتے ہیں۔ ہمیں دیانندیوں کی ایسی گری ہوئی اور خطرناک حالت کو دیکھ کر اُن پر بڑا ہی ترس آتا ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے نہ صرف ہموطن۔ بلکہ ہماری طرح آریہ بھائی ہیں۔ ہمارا اُن کا ایک ہی خون ہے۔ ہمیں بڑا ہی رنج ہوتا ہے کہ ایک تعلیمیافتہ اور روشن ضمیر اور ذی عقل قوم جو ہمارا انگ ہے باوجود اپنی علمی اور سائنٹیفک ذرائع کو ساتھ رکھتے ہوئے اپنی اصلاح اور ترقی کی اس قدر ستر (?) کوشش کے اسفل ہی کی سمت جا رہی ہے۔ باوجود وید اور شاستر رکھنے اور اُن کا مطالعہ جان ان پر عمل کرنے کے وہ اخلاقاً دن بدن زیادہ گرتے ہی جاتے ہیں۔ اُف پرماتما اپنا فضل کرے۔ اور اُن کی آنکھوں کو کھول دے۔ "اے بھائیو میرے دل کی آرزو اور اُن کے لئے میری دل سے دعا ہے کہ وہ نجات پائیں۔ کیونکہ میں اُن کا گواہ ہوں کہ وہ خدا کے بارے میں غیرت تو رکھتے ہیں مگر سمجھ کے ساتھ نہیں۔ اس لئے کہ وہ خدا کی راستبازی سے ناواقف ہو کر اور اپنی راستبازی قائم کرنے کی کوشش کر کے خدا کی راستبازی کے تابع نہ ہوئے۔ کیونکہ ہر ایک ایمان لانے والے کی راستبازی کے لئے مسیح شریعت کا انجام ہے" (رومی ۱۰: ۱-۴) اگر ہم یہودی "شریعت" کے بجائے ہندو "وید" رکھکر پڑھیں تو دیانندیوں کے حق میں یہ مقام بالکل درست واقع ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک ایمان لانے والے کی راستبازی کے لئے مسیح ویدانت (ویدوں کا انجام) ہے۔ اُن کی یہ حالت بآواز بلند کہہ رہی ہے۔ کہ ویدوں اور شاستروں سے تمہارا لوک اور پرلوک "ادھار" کداچت نہیں ہو سکتا۔ اب اس کی طرف پھرنا لازمی ہے۔ جو شریعت کا انجام یا بہ الفاظ دیگر ویدوں کا انجام یا ویدانت یعنی مسیح ہے۔

ویدوں سے موکش نہیں ہے

یاد رکھو کہ جن کتابوں کو آپ لوگوں نے اپنا معیار بنا رکھا ہے۔ اور جن گروؤں کی تعلیمات اور ہدایات پر آپ لوگوں کو بھروسا اور ناز ہے۔ وہ واقعی اس قابل نہیں کہ آپ لوگوں کی اخلاقی اور روحانی اصلاح کر اور ترقی دے سکیں۔ اُن سے واقعی آپ لوگوں کو شانتی اور آنند نہیں ملا۔ آپ لوگوں کو وہ پرم پرشارتھ نہیں ملا۔ اور نہ ہی مل سکتا ہے جس کی آپ لوگ تلاش کر رہے ہیں۔ دیکھو خود شرتی کیا کہتی ہے "یہ آتما نہ وید سے پایا جا سکتا ہے۔ نہ عقل سے۔ نہ بہت سننے سے۔ ہاں جس کو وہ آپ چن لیتا ہے۔ وہی اس کو پا سکتا ہے۔ اُس کے شریر کو یہ اپنا چنتا ہے" (منڈک اپنشد ۳: ۲: ۳) یہاں سے صاف ظاہر ہے کہ "وہ آتما" یعنی پرماتما نہ تو وید سے ملتا ہے نہ عقل انسانی سے اور نہ بہت سننے سے۔ کیونکہ عقل انسانی ناقص اور غلطی کرنے والی ہے۔ اور ویدوں میں صرف کرم کانڈ ہے "یہ سچ ہے کہ رشیوں نے منتروں میں جو کرم دیکھے ہیں وہ تریتا میں مختلف قسم سے پھیلے ہوئے ہیں (اس لئے) تم جو اُن کے پھلوں کے خواہشمند ہو باقاعدہ ان کو انجام دو۔ یہ تمہارا راستہ ہے جو نیکی کے لوک میں لے جاتا ہے" (منڈک اپنشد ۱: ۲: ۱) یعنی ویدوں کے منتر بھاگ میں جنہیں کو آپ لوگ وید مانتے ہیں صرف کرم کانڈ ہے۔ اور اس پر باقاعدہ عمل کرنے سے آدمی نیک لوک یعنی برہم لوک کو جاتا ہے۔ (نیز دیکھو ایضاً۔ ایضاً ۶) مگر "یگیوں کی اٹھارہ کشتیاں جن میں نیچے درجہ کا کرم بتایا گیا ہے۔ جو نادان اسی کو برہم کلیان جانکر تعریف کرتے ہیں۔ وہ پھر بھی بڑھاپا اور موت کو پراپت ہوتے ہیں" (ایضاً ۱: ۲: ۷) یعنی برہم لوک میں جاکر وہ ایک مدت تک اس میں سکھ بھوگتا ہے۔ اور جب وہ مقررہ مدت ختم ہو جاتی ہے تو وہاں ہی اُس پر بڑھاپا اور موت وارد ہوتی ہے۔ اور وہ مر جاتا ہے اور پھر وہاں سے اس لوک میں واپس آتا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے "وہ دھواں چندر منڈل میں اتنی دیر رہتے ہیں جب تک اُن کے کرم چھین نہیں ہو جاتے تب وہ اسی راہ سے پھر لوٹتے ہیں جس سے گئے تھے....!" وغیرہ (چھاندوگیہ اپنشد ۵: ۱۰: ۵-۶) چندر منڈل سے مراد برہم لوک ہے۔ پھر اس کی وجہ کہ ویدوں سے موکش نہیں ملتی ایک یہ بھی بتائی ہے کہ ان کرموں سے جو وید میں لکھے ہیں اسلئے موکش نہیں ملتی کہ "وہ جو کسی سے نہیں بنا وہ بنے ہوئے سے نہیں ملتا" (منڈک اپنشد ۱: ۲: ۱۲) یعنی کرم وہ ہے جو آدمی بنا یا پیدا کرتا ہے۔ اور ان سے "وہ جو کسی سے نہیں بنا" یعنی پرماتما ہرگز نہیں مل سکتا۔ ویدوں میں بیان شدہ کرم نیچے درجے کے ہیں "اور جو ان پر بھروسہ رکھتا ہے۔ وہ نادان" ہے۔ پھر ویدوں کے موکش کے لئے ناکافی ہونے کی ایک اور وجہ بتائی ہے کہ اُن میں وہ ودیا نہیں ہے جس سے وہ پرماتما ملتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "اُس نے اُس سے کہا برہم کے جاننے والے ہم کو بتاتے ہیں کہ دو ودیائیں جاننے کے قابل ہیں ایک پرا دوسری اپرا۔ ان میں سے اپرا ودیا ہے۔ رگ وید۔ یجر وید۔ سام وید۔ اتھرو وید۔ سکشا۔ کلپ۔ ویاکرن۔ نرکت۔ چھند اور جیوتش اور پرا وہ ہے جس کے دوارا وہ اکشر برہم پایا جاتا ہے" (منڈک اپنشد ۱: ۱: ۴، ۵) پہلے چار ویدوں کا نام لیا ہے۔ اور پھر چھ وید انگ

بتاتے ہیں۔ اور کہا ہے کہ ان دونوں میں اپرا ودیا ہے۔ سو اپرا ودیا اس جہان یا برہم لوک کی چیزوں کا گیان ہے۔ اور ان سے یہی چیزیں پراپت ہوتی ہیں یعنی ویدوں سے یہی لوک اور برہم لوک ہی۔ اور ان لوکوں ہی کی چیزیں پراپت ہوتی ہیں۔ وہ تو پرمیشور پرماتما ویدوں سے نہیں ملتا۔ ویدوں اور ویدانگوں کا درجہ یہاں برابر بتایا ہے۔ اُن میں برہم گیان نہیں ہے اس لئے ویدوں سے موکش نہیں مل سکتی۔

پراودیا صرف انجیل ہی میں ہے۔

اسباب کو بتانے کے بعد کہ ویدوں میں پرا یعنی وہ ودیا نہیں جس سے آدمی اس آخر وفانی برہم کو پاتا اور موکش ہو جاتا ہے۔ نتیجتہً یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ کتاب کون سی ہے جس میں کرم کانڈ نہیں بلکہ گیان کانڈ درج ہے۔ ہم بتاتے ہیں کہ وہ جس میں وہ پرا ودیا یعنی اس لوک کی ودیا یا برہم لوک کی ودیا نہیں بلکہ اس سے بھی پرے یعنی تو پرمیشور پرماتما کے جاننے کی ودیا ہے۔ وہ انجیل ہے۔ اس میں کرم کانڈ مطلق نہیں اس جہان کا گیان و علم نہیں اور نہ اس کو ماننے وہ ایسے جہان میں جاتا ہے جس میں تیاپا اور موت ہے۔ بلکہ اس کے ماننے والا ہمیشہ زندہ رہتا ہے اور کبھی دکھ کو پراپت نہیں ہو سکتا دیکھو وہ کیا پیغام دیتا ہے ”اس وقت یسوع نے کہا اے باپ آسمان اور زمین کے خداوند میں تیری حمد کرتا ہوں کہ تو نے یہ باتیں داناؤں اور عقلمندوں سے چھپائیں اور بچوں پر ظاہر کیں۔ ہاں اے باپ کیونکہ ایسا ہی تجھے پسند آیا۔ میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا۔ اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سوا باپ کے۔ اور کوئی باپ کو نہیں جانتا سوائے بیٹے کے اور اس کے جس پر بیٹا ظاہر کرنا چاہے“۔ (متی ۱۱: ۲۵ سے ۲۷) یہاں صاف بتا دیا گیا ہے۔ کہ وہ پرماتما جس کو یہاں باپ کہا گیا ہے۔ اے داناؤں اور عقلمندوں نے نہیں جانا مگر انہوں نے جانا جن پر اُس گرو نے ظاہر کر دیا۔ جو ویدوں کا جاننے والا اور برہم پر نشٹھا رکھنے والا ہے (منڈک اپنشد ۱: ۲-۱۲) وہ ایسا گرو ہے جس کے من کو خواہشیں نہیں ستاتیں۔ جو پوری شانتی سے یکت ہے۔ اس کو (یعنی چیلے کو) وہ عالم گرو سدا برہم ودیا کا مناسب اپدیش دیتا ہے جس سے اُس سے نر ودا اچاشی سے پرش کو جانتا ہے“۔ (منڈک اپنشد ۱: ۲-۱۳) انجیل اور اپنشد کے ان آیات سے یہ صاف واضح ہے کہ پرا ودیا انجیل میں ہے اور وہ گرو دیتا ہے جس کا ذکر انجیل میں ہے نہ کہ ویدوں میں ہے۔ یہ گرو خود اس اچاشی ستیہ پرش کو جانتا ہے اور جس پر وہ ظاہر کر دیتا ہے۔ وہ بھی جان جاتا ہے۔ انجیل اس گرو کا کلام ہے جس کے سننے سے اس اچاشی ستیہ پرش کا گیان ہوتا ہے۔ اور آدمی امر تو روپ ہو جاتا ہے چنانچہ وہ گرو کہتا ہے۔ کہ ”میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے۔ اور اُس پر سزا کا حکم نہیں بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے“۔ (یوحنا ۵: ۲۴)۔ ”تاکہ جنہیں تو نے اُسے بخشا ہے اُن سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے۔ اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں“۔ (یوحنا ۱۷: ۲ و ۳) یہاں سے صاف ظاہر ہے کہ روح کا جیون گیان ہی سے آتا ہے۔ اور وہ گیان انجیل ہی میں ہے۔

یسوع مسیح اندیکھے خدا کی صورت ہے

خدا کو اور مسیح کو جاننا ہی وہ سچا گیان ہے جس سے آدمی اُس پرماتما کو جان جاتا ہے۔ جو سب سے اونچے طلائی غلاف میں جو بغیر گرد و غبار کے ہے اور بغیر دھبے کے اور بغیر ٹکڑوں کے ہے۔ جو شدھ ہے۔ وہ نوروں کا نور ہے۔ وہ ہے جس کو وہ جانتے ہیں جنہوں نے آتما کو جانا ہے“۔ (منڈک اپنشد ۲: ۲-۹) یعنی وہ پربرہم سب سے اونچے طلائی غلاف“ یعنی اُس نورانی طبقہ میں رہتا ہے۔ جہاں سونے کی طرح چمک دار نور ہے۔ جہاں گرد و غبار اور کسی قسم کا دھبہ نہیں ہے۔ وہ نور میں رہتا ہے۔ اور اس کے اس میں نہیں۔ اور بدلنے کا سایہ اس میں نہیں ہے۔ اسی لئے اُس کو یہاں ”نور کا نور“ اور بائبل میں ”نوروں کا باپ“ یعنی نور کا چشمہ کہا ہے۔ اُس کو وہی شخص جانتا ہے ”جو آتما کو جانتا ہے“ یعنی اُس پرماتما کی آتما کو جو انسان کے اندر رہتی ہے۔ یہاں سوال لازم آتا ہے۔ کہ وہ آتما کون سی ہے جس کو جاننے سے آدمی برہم کو جان لیتا ہے؟ شروتی بتاتی ہے کہ برہم کے دو سروپ ہیں ایک شدھ برہم دوسرا شبل یا ایک کارن برہم دوسرا کاریہ برہم۔ جس کو برہما بھی کہتے ہیں۔ اور یہ کاریہ برہم اس شدھ برہم سے ساری مخلوقات سے پہلے پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے ”برہما کائنات کا پیدا کرنیوالا ہے۔ اور دنیا کا محافظ دیوتاؤں کے درمیان سب سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ اُس نے برہم ودیا کو جو سب علوم کی بنیاد ہے۔ اپنے بڑے بیٹے اتھروا کو سکھائی“ (منڈک اپنشد ۱: ۱-۱) یہاں سے ظاہر ہے کہ کاریہ برہم تمام مخلوقات سے اوّل اُس شدھ برہم سے پیدا ہوا۔ اس لئے وہ اُس شدھ برہم کا ہمذات اور ہم صفات بھی ہے اور اسی کاریہ برہم نے یہ ساری مخلوقات بنائی ہے۔ اور وہی برہم ودیا کا داتا ہے۔ اُسی کی بابت ایک اور جگہ بیان ہوتی ہے ”وہ نورانی پرش بغیر جسم کا ہے۔ وہ باہر اور اندر دونوں جگہ ہے۔ جنم نہیں لیتا۔ بغیر پران اور بغیر من کے ہے شدھ ہے۔ اکشر جو پرے ہے وہ اُس سے بھی پرے ہے“۔ (منڈک اپنشد ۲: ۱-۲) اکشر برہم یہاں شبل برہم کو کہا گیا ہے۔ اُس کاریہ برہم کو اکشر کہا ہے۔ جو شدھ برہم کا ایک گن ہے اور اسی برہم کی تعریف کی گئی ہے۔ کہ وہ شریر رہت ہے۔ انسان کے اندر بھی ہے اور باہر بھی ہے۔ نہ جنم لیتا ہے اور نہ اس میں من ہیں اور پران ہیں۔ شدھ ہے۔ برہم ودیا کا سکھلانے والا گرو وہی ہے۔ وہ من کا من اور پران کا پران ہے۔ وغیرہ

خداوند مسیح کی بابت انجیل میں آیا ہے کہ ”وہ اندیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے۔ کیونکہ اُس میں ساری چیزیں پیدا کی گئیں۔۔۔۔ ساری چیزیں اسی کے وسیلہ سے اور اُس کے واسطے پیدا ہوئی ہیں۔ اور وہ سب چیزوں سے پہلے ہے۔ اور اسی میں ساری چیزیں قائم رہتی ہیں“۔ (کلسیوں ۱: ۱۵ سے ۱۷) وہی اس شدھ برہم کی جوت کا پرکاش اور اُس کے تتو کا نقش ہے“ (عبرانیوں ۱: ۳) اور سب چیزوں کو اپنی شکتی کے شبد سے سنبھالتا ہے“۔ (ایضاً ایضاً) اُس میں زندگی تھی۔ اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھا“۔ (یوحنا ۱: ۴) اور مسیح سب میں سب کچھ ہے“۔ ”تو اپنے دل میں یہ نہ کہہ کہ آسمان پر کون چڑھیگا۔ (یعنی مسیح کو اُتار لانے کو) یا گہراؤ میں کون اُتریگا (یعنی مسیح کو مردوں میں سے جلا لانے کو) بلکہ کیا کہتی ہے؟ یہ کہ کلام تیرے نزدیک ہے۔ بلکہ تیرے منہ میں اور تیرے دل میں ہے۔ یہ وہی ایمان کا کلام ہے جس کی ہم منادی کرتے ہیں“۔ (رومیوں ۱۰: ۶ سے ۸) جن الفاظ پر ہم نے



خدا کھینچا ہے۔ وہ زیادہ قابل غور ہیں۔ بغرور ترقی اور انجیل مساوی ہیں۔ اور اس ایک ہی کاریہ برہم کی جانب سے جاتی ہیں۔ جس کے جاننے سے وہ شدہ برہم جانا جاتا ہے۔ اور وہ مسیح ہے جو انسان کے اندر اس کی دل کی گپھا میں موجود مگر لوگ اس کو نہیں پہچانتے۔ اسی سے الگ۔ سچتے ہیں۔ وہی گیان کا رہتا ہے۔ خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اسی نے ظاہر کیا ہے۔ یوحنا ۱: ۱۸ یعنی اس پرماتما کو جو شدہ برہم ہے۔ جس کو یہاں باپ کہا گیا ہے کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ یعنی اس کا تتو گیان کبھی کسی کو پراپت نہیں ہوا مگر اکلوتے بیٹے نے جو تمام خلقت سے پہلے مولود ہے۔ اور جو اندیکھے خدا کی صورت ہے یعنی کاریہ برہم ہے۔ اور جو باپ کی گود میں ہے۔ یعنی اس کے ساتھ ہے۔ اسی نے اس تتو برہم پرماتما کا گیان سب سے پہلے آدم کو دیا جو اس کا بڑا بیٹا کہلاتا ہے۔ اور اس دنیا میں آکر کہا کہ جس نے مجھ کو دیکھا اس نے باپ کو دیکھا کیونکہ میں اور باپ ایک ہیں۔" پس یہ وہی گرو ہے جس کی مہا شروتی میں ہوئی اور وہی اندیکھے خدا کی صورت یسوع ہے۔

بمبئی میں موٹر کار کی بھرمار

آجکل بمبئی میں موٹر کاروں اور سائیکلوں کی بھرمار ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ لوگ ایسی سواریوں کے بڑے دلدادہ ہیں۔ ۱۹۱۲ء کے اختتام پر ۲۲۳۶ موٹر کار اور سائیکلیں درج رجسٹر تھیں مگر ۱۹۱۵ء کے اختتام پر ۲۸۹۸ مالکان موٹر کار اور سائیکل درج رجسٹر پائے گئے۔ ۵۶۳ کا اضافہ ایک سال میں تھا۔ اگر اندازہ لگایا جاوے کہ ایک موٹر کی قیمت معمولی ۴۰۰۰ روپیہ ہے تو اس سے ظاہر ہوگا کہ بمبئی میں ان کی قیمت خرید ۱۱۵۹۲۰۰۰ روپیہ تک پہنچ گئی۔ اور جو ٹیکس وہاں کی میونسپلٹی ان کے خریداروں سے وصول کرتی ہے۔ اوسطاً ۱۵۰۰۰۰ روپیہ ہے۔

مراسلات

مس ایم آر گرینفیلڈ کے الوداعی جلسہ پہ ورس

(از مسٹر پی دائی منیجر و ماسٹر مشن پریس و میونسپل کمشنر۔ لودھیانہ)

مسٹر چیرمین۔ مس گرینفیلڈ اور آپ کے ہمخدمت حاضر و غیر حاضر و حاضرین مجلس۔

پروگرام کمیٹی نے مجھ کو مقرر کیا ہے کہ میں اس وقت الوداعی جلسہ کے موقعہ پر مس گرینفیلڈ صاحبہ اور آپ کے ساتھیوں کے اُن نیک خصائل اوصاف اور کارناموں کا مختصر ذکر کروں جن کے کہ آپ کے دوست قدردان اور ثناخواں ہیں۔

واضح رہے کہ میری دانست میں خصوص ۴ وجوہات ہیں کہ جن کے رو سے میں مس گرین فیلڈ صاحبہ اور ان کے ساتھیوں کی نسبت کچھ کہنا جائز اور لازمی سمجھتا ہوں۔

اوّل ہم سبھوں کو لازم اور واجب ہے۔ کہ ہم اُن کے اور اُن کے ساتھیوں کی مفید اور فیض رساں زندگیوں کے لئے تہ دل سے شکرگزار ہوویں کیونکہ یہ انسانیت سے بالکل بعید ہے۔ کہ اُن کے احسان فراموش ہوں۔ اور کم سے کم سر جھکائیں۔

دوم کسی عزیز کی جدائی کے موقعہ پر اس کے احسانوں اور نیک خصائل کا ذکر کرنا اور سننا اُس کے دوستوں کو اچھا معلوم ہوتا ہو۔

سوم مس گرین فیلڈ اور اُن کے ساتھیوں کو یہ جتانا ضروری ہو کہ کہاں تک اُن کی زندگیوں کا معائنہ نشانہ بہدف رہا ہے تاکہ وہ اپنی باقی ماندہ زندگی کی دوڑ زیادہ ہمت اور صفائی سے دوڑیں۔

چہارم۔ ہم اُن کی نیک زندگیوں کی تلافی کر کے اُن کی زندگیوں سے نیک نمونہ اور سبق لیں۔

اگر میرے چند الفاظ ان چار اغراض کے سوائے کسی اور غرض کو پیدا کریں یا کسی اور معنوں میں لئے گئے تو معاف فرمائیے

I beg your pardon

میں اُن کو واپس لیتا ہوں۔

میں مس گرین فیلڈ صاحبہ کو تقریباً ۳۰ سال سے جانتا ہوں آپ جب ۱۸۷۵ء کے آخر میں اپنی شباب جوانی میں یہاں تشریف لائیں گو میں اس وقت کم سن تھا۔ مگر مجھ کو بخوبی یاد ہے۔

اپنی عمر کے یہ ۳۸ سال آپ نے لودیانہ میں بسر کئے۔ اور یہ شہر اور اس کے گرد و نواح کے دیہات آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کی محنتوں کے خاص منظر ہیں (Scene of labours)

جب میں پیچھے پھر کر آپ کی اس زندگی پر مجموعی طور سے نظر ڈالتا ہوں تو مجھے بلا تامل و بے ساختہ کہنا پڑتا ہے کہ بیشک آپ کی یہ زندگی غیر معمولی اور مبارک تھی (خدا کا شکر ہو) یہ ان چند مسیحی زندگیوں میں سے تھی جو میرے مشاہدے میں آئیں۔ جن کے لئے میرے دل میں خاص عزت اور خاص اُنس ہے۔ میری سمجھ میں شاذ و نادر کوئی شخص ہوگا کہ جس کی جدائی کا آپ کے دوستوں کو اس قدر رنج ہوا ہو۔ مجھکو تو یقین ہے کہ اگر آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو اپنے دوستوں کے خفیہ احساس [illegible] کا پورا علم ہوتا تو آپ ضرور کم از کم ایک دفعہ اور اپنے لودیانہ چھوڑنے کا خیال دہراتے۔

خیر سر چہ از باد ما گشتی بدیانہ قیم۔

ظاہر ہے کہ جب آپ کی زندگی غیر معمولی ہے تو آپ کی لیاقتیں اور قابلیتیں بھی غیر معمولی۔ آپ کی خصلتیں اور اوصاف بھی غیر معمولی اور آپ کی محنت و خدمات بھی غیر معمولی ہیں۔ میں اس وقت اُن میں سے صرف چند کا ذکر کرنا ضروری اور اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

۱۔ مس گرین فیلڈ صاحبہ کی ذہنی لیاقتوں تحریری اور زبانی کے سب قائل ہیں۔ انگریزی کا تو کیا ذکر اردو اور پنجابی زبان میں خاصکر آپ کو وہ مہارت اور دسترس ہے جو کہ ہم دیسیوں میں سے بہتوں کو میسر نہیں۔

۲۔ بائبل کے علم میں آپ ماہر ہیں۔ بائبل سے آپ اور مس انڈروس صاحبہ کو اس قدر واقفیت ہے۔ اور اس کے پڑھانیکا ایسا ڈھنگ اور ڈھب یاد ہے کہ ہر خاص و عام نے آپ کے سنڈے سکول و دیگر دینی سبقوں کو کس قدر سراہا ہے۔ آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے چلے جانے سے یہاں کے سنڈے سکول

کا سخت نقصان ہے۔

۳۔ مس گرینفیلڈ صاحبہ نہ صرف ذہین ہیں پر غیر معمولی محنت کش اور منتظم ہیں۔ یہ آپ کی کامیابی کا ایک بڑا بھید ہے۔ شارلٹ ہسپتال اور ڈسپنسری کا شروع کرنا۔ چلانا۔ اور اُن کو کامیاب اور عام پسند بنانا آپ کی لگاتار محنت کشی اور انتظام نہیں تو اور کیا ہے؟

۴۔ مس گرینفیلڈ صاحبہ ہمیشہ ایجاد۔ نئی طرز۔ کاریگری اور صفائی کی طبعی قدردان رہی ہیں۔ اچھے کام سے اچھی چیزوں سے آپکو خاص اُلفت ہے۔ یہ نہ صرف آپ کی ذہانت کا ایک ثبوت ہے۔ پر معلوم پڑتا ہے کہ آپ کی تعلیم و تربیت بھی اسی طرز و قسم سے ہوئی ہوگی۔ جب کسی سے کوئی چیز خریدی اچھی اور ٹھیٹ سے خریدی۔ اور جب کبھی کوئی چیز کسی کو دی موزوں عمدہ اور ٹھیٹ سے ہی دی۔

۵۔ مس گرینفیلڈ صاحبہ خاندانی اور شریف ہیں۔ اُن کی باتیں شریفانہ اُن کا برتاؤ شریفانہ۔ گھروالوں سے بھی شریف اور باہر والوں سے بھی شریف۔ یہ خوبی آپ کی مسیحیت کو عجب رنگ و رونق دیتی رہی ہے۔ بیشک رات کے سمے میں سب ستارے نورانی نظر آتے ہیں۔ مگر ایک کے جلال کی رونق کچھ اور ہے اور دوسرے کی کچھ اور۔

۶۔ مس گرینفیلڈ صاحبہ بالخصوص اور آپ کے ہم خدمت دیندار اور خدا پرست ہیں۔ میں اِس ضمن میں آپ کی تین فضیلتوں کا خاص کر ذکر کرنا اس وقت مفید اور لازمی سمجھتا ہوں۔ اوّل آپ کا کیرکٹر قابلِ نمونہ و تقلید ہے۔ دوئم آپ مرد دعا ہیں۔ مجھ کو وہ اتوار اب تک یاد ہیں جبکہ آپ میری ماں کے ساتھ مل کر تیسرے پہر سرگرمی سے دعائیں کرتیں اور اپنی اور میڈیکل سکول کی ضرورتیں خدا کے حضور پیش کیا کرتی تھیں۔ سوئم آپ سبت کو پاک رکھتی ہیں۔ اِن سب کا بھید یہ ہے کہ آپ خداوند یسوع مسیح کے ساتھ رہنا اور نیک لوگوں کی صحبت زیادہ پسند کرتی ہیں۔؟

آہ مس صاحبہ اپنا نیک نمونہ چھوڑ چلی ہیں۔ وہ عملی طور سے ہم کو تاکید کرتی چلی آئی ہیں اور اب پھر یاد دلاتی ہیں کہ ہر ایک بچہ نوجوان اور بڈھا نیک چلن اور مرد دعا بنے اور سبت کو پاک رکھے۔

۷۔ مس گرینفیلڈ صاحبہ رحمدل اور فیاض ہیں۔ وہ غریب پرور ہیں۔ فقیروں کی جماعت انہوں ہی نے شروع کی اور آج تک قائم ہے۔ اِس کو آپ ہی کی طرف سے ہر اتوار کو خیرات بانٹی جاتی ہے۔ آپ کی روحانی محبت اور فیاضی کا دریا بڑے زور سے تقریباً ۵ سال لگاتار شارلٹ ہسپتال اور ڈسپنسری میں بہتا اور اِس شہر اور اِس کی نواحی کو سیراب کرتا رہا۔ جس سے زندگی اور صحت بخش پانی سے ہر ایک خاص و عام نے جسمانی و روحانی شفا صحت حاصل کی۔ بلا شبہ اِس کا مبدا ہمارا خداوند یسوع مسیح ہے۔ جو کہ فی الحقیقت زندہ پانی کا سرچشمہ ہے۔

۸۔ مس گرینفیلڈ صاحبہ سرگرم مناد ہیں۔ روحوں کا بچانا اور مسیح کی بادشاہت کی ترقی تمام عمر آپ کی دن و رات کی سعی اور سانگ (ضیفا) رہا ہے۔ آپ نے انجیل کی بشارت کو جس کی خاطر اپنے وطن مالوف کو چھوڑا اپنی زندگی کا اوّل کام سمجھا ہے۔ ہر ایک طریق سے کہ جس سے لوگ سن سکیں آپ نے زبانی تحریری اور ہسپتال کے ذریعے بشارت دی۔ یہاں پر کس کو کلام۔ بلا اِدعا کیا روحوں کا میلہ اور شارلٹ ہسپتال یاد نہیں؟ اگر ہندو و مسلمان وغیرہ اپنی سنگدلی کے سبب گواہی نہ دیں مگر اِس شہر اور اِن دیہات کی زمین گواہی دیگی اور شرکیں قیامت کے روز ضرور آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر گواہی دینگے اور آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو اپنے فرض سے بری اور سبکدوش ٹھہرائینگے۔ آپ کے دل میں اِس ملک کے لوگوں کی محبت اس قدر شعلہ زن رہی کہ آپ نے اِس کے مقابل اپنی دنیوی عزت و دولت اور جان کو ہیچ سمجھا اور اُن کی خاطر وہ مصیبتیں مشقتیں اور جان نثاری برداشت کی جس کی یہ دنیا دھنی نہیں رکھتی۔ بیشک آپ نے اس محبت کے شرارہ کو اُس الٰہی شمع سے لیا ہے جس کو خدا نے اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح میں روشن کیا ہوا ہے۔ اس شرارہ نے آپ کی عزت دولت اور جان کا پروانہ تنگ کر جلتا رہا اور رہیگا۔ تاوقتیکہ ختم نہ ہو جائے کیونکہ الٰہی محبت کا تقاضا اور خاصہ یہی ہے۔ آپ کے حق میں یہ کہنا سچ اور برحق ہے کہ

"ترے گھر کی غیرت مجھے کھا گئی"

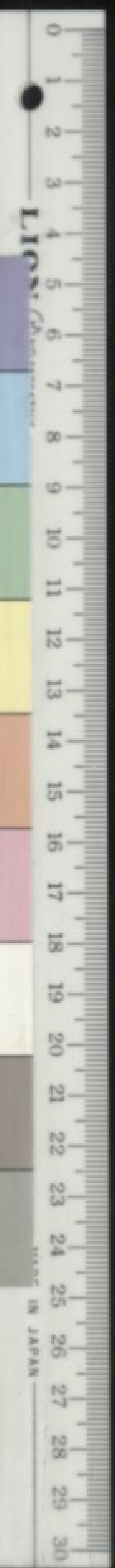
"The zeal of Thy house has eaten me up."

۹۔ مس گرین فیلڈ صاحبہ حقیقی خیر خواہ اور وفادار دوست ہیں جس کسی نے آپ کو اپنا رازدان بنایا کبھی دھوکا نہیں کھایا۔ آپ کی دوستی سے کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچا۔ آپ ہماری دکھ میں شریک اور موت میں تسلی دینے والی ہیں۔ آپ کی دوستی پائے دار اور وفادار ہے۔ بیشک آپ کی دوستی اور خیرخواہی اس دنیا کی نہیں بلکہ اُس خالص الٰہی محبت پر مبنی ہے جو کہ انجیلیوں کے خط اور رسالہ میں مندرج ہے۔

۱۰۔ مس گرین فیلڈ صاحبہ نیک صلاح کار ہیں۔ نیک صلاح خدا کا خاص انعام ہے۔ یہ دانائی تجربہ اور دور اندیشی کا نتیجہ ہے۔ دنیوی کاروبار میں بھی صلاح و مشورہ کی اشد ضرورت پڑتی ہے۔ کہتے ہیں کہ مولٹکی سپہ سالار کی ہی محض صلاح۔ مشورہ اور جنگی پلینس کے وجہ سے اہلِ جرمنی نے اہلِ فرانس پر ۱۸۷۰ء میں فتح حاصل کی۔ آپ کی نیک صلاحوں مشوروں اور تجویزوں سے نہ صرف مسیحی مرد اور عورتوں بلکہ ہماری کلیسیا کا جہاز وقتاً فوقتاً خطروں سے بچایا گیا۔ ہمارا میڈیکل سکول اور میموریل ہسپتال کی نہ صرف آپ موجد ہیں بلکہ آپ کی نیک صلاحوں اور دعاؤں کا نتیجہ ہیں۔

ہم خدا کا بڑا شکر کرتے ہیں کہ اُس نے اپنی کمال مہربانی سے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ہمارے درمیان ہماری روحانی و جسمانی بھلائی اور بہتری کے لئے اتنی مدت تک رکھ چھوڑا۔ اور ہم آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کی مفید زندگیوں۔ آپ کے احسانوں اور طرح طرح کی مہربانیوں کے لئے بھی تہ دل سے شکرگزار ہیں۔

عزیزو۔ ایسا دوست اور ایسا خاندان ہمارے درمیان سے چلا جاتا ہے۔ اور یہ خدا کی مرضی ہوئی ہے۔ انسانی عقل اور دور اندیشی سے معلوم پڑتا ہے کہ ہمارا افق (Horizon) تاریک ہو گیا ہے۔ اور ہم پر ایک اندھیرا چھا گیا ہے۔ ہم کو یقین پڑتا ہے۔ کہ ہماری اب آئندہ حالت زیادہ خراب ہوگی اور ہماری زندگی بے مزگی سے کٹیگی۔ یہ مالی۔ اخلاقی اور روحانی نقصان کثیر اور اب لاعلاج معلوم پڑتا ہے۔ بیشک ایلیاہ دریائے یردن پار ہو گیا وہ آتشی گھوڑوں کی رتھ پر سوار ہو کر اپنے مالک موعود اور اپنے منجی کے پاس چل بسا اور الیشع اکیلا رہ گیا۔ مگر بائبل کو پڑھنے والے یاد رہے کہ الیشع اکیلا نہیں رہا۔ ایلیاہ اپنی چادر پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ یہ وہ چادر ہے کہ جس سے اُس نے دریائے یردن کے دو حصّے کئے یا الیشع نے اٹھا لی ہے جس کے سبب سے وہ آخرکار ایک بڑا نبی اور ایلیاہ کا بہتر جانشین ٹھہرا۔ مس گرین فیلڈ صاحبہ اور اُن کا خاندان



ہم اکیلا اور خالی چھوڑ نہیں گیا۔ وہ بھی اپنی چادر چھوڑ چلے ہیں۔ جس کو کہ چونکہ انہوں نے ہمارے درمیان بڑے نمایاں کام دکھائے۔ یہ چادر ان کا نیک نمونہ ہے۔ میری عقل ناقص میں یہ روح القدس کا وہ انعام ہے جو کہ خدا اپنے بندوں کو قدیم زمانہ میں وقتاً فوقتاً دیتا رہا۔ اور جو ہمارا خداوند یسوع مسیح اپنے صعود کر جانے کے بعد ہمارے پاس خصوصیت کے ساتھ چھوڑ گیا ہے۔ عزیزو آؤ ہم مس گرین فیلڈ صاحبہ اور اُن کے خاندان کی چادر کو اُٹھالیں تاکہ ہم بھی اُن کی جگہ لائق جگہ بہتر جانشین ٹھہریں۔ اور مسیح کی فوج میں اُن جگہوں کو بھر دیں جو کہ اب خالی نظر آتی ہیں تاکہ ہماری جمعیت نہ صرف بحال بلکہ بڑھتی چلی جاوے۔

ہم مس گرین فیلڈ صاحبہ اور اُس کے ساتھیوں کی مفارقت سے کیوں اداس اور پریشان خاطر ہوں۔ کیونکہ اگرچہ مس گرین فیلڈ صاحبہ اور اُنکے ساتھیوں کی ظاہری صورتیں ہمارے درمیان سے غائب ہو گئی مگر اُن کی سپرٹ ہمارے درمیان موجود ہے اور بیچ کسی نے سر والٹر سکاٹ کی بابت صحیح کہا ہے۔

His body lies in the grave but his soul is still marching on.

یعنی اُس کا جسم تو قبر میں پڑا ہے۔ مگر اُس کی روح مارچ کرتی جاتی ہے۔

کیا ہم بھی زیادہ صداقت سے نہیں کہہ سکیں گے؟

Miss Greenfield & her associates are in Lahore & elsewhere but their spirit is still with us.

یعنی مس گرین فیلڈ اور آپ کے ساتھی گو لاہور اور دیگر جگہوں میں ہیں مگر اُن کی روح ہمارے ساتھ اب بھی موجود ہے۔

آخر میں ہم صرف اتنا کہنا چاہتے کہ مس گرین فیلڈ صاحبہ اور اُن کے خاندان کو اس دعا سے الوداع کہتے ہیں کہ

خدا مس گرینفیلڈ صاحبہ اور اُس کے خاندان کا (Field) کھیت ہمیشہ (Green) (سبز) رکھے۔

جڑ سے اوپر تک

غالباً تم نے بے پھل انجیر کے درخت کا بیان اکثر پڑھا ہوگا لیکن کیا تم کو کبھی یہ خیال بھی آیا کہ کیسی عجیب طرح سے یہ درخت خشک ہو گیا۔ کیا سب سے پہلے اُس کی چوٹی کی ڈالیاں اور بعد میں اس کی اور شاخیں رفتہ رفتہ سوکھنے لگیں اور یوں آہستہ آہستہ نیچے کی طرف کو وہ خشک ہوتا چلا گیا۔ نہیں یہ نہیں ہوا بلکہ اُس کے سوکھ جانے کی نسبت یہ نرالی بات ہے۔ کہ وہ جڑ سے اوپر کو خشک ہوتا چلا تھا۔

چونکہ اُس سے ہر ایک شخص اس بے پھل انجیر کے درخت کی مانند سراسر مجرم اور نکما ہے۔ ہر ایک چھوٹے بڑے گناہ کا کہ ہلاکت اور موت کا مستوجب کرتا ہے۔ خداوند یسوع نے بے پھل انجیر کے درخت کو یہ حکم نہیں دیا کہ تو پھل لا اور اُس کی شاخوں میں جابجا پتوں کے نیچے پھل باندھ دیئے کہ اچھا پھلدار درخت نظر آوے۔ ایسے ہی اُس نے ان سب کو جن کی دلی تبدیلی نہیں ہوئی یا جنہوں نے روحانی زندگی حاصل نہیں کی یہ حکم نہیں دیا کہ ترقی کریں یا بہتر بن جاویں تاکہ اُن کا اپنی راستبازی کے درخت نظر آنے لگ پڑیں۔

تمہاری خودی کی اصل اور شاخ پر فتوے ہو چکا ہے کہ بالکل نکمی ہے۔ خداوند کو اُس کی کچھ ضرورت نہیں۔ وہ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ تم سرتاپا نئے بن جاؤ۔ ہاں مسیح یسوع میں نیا مخلوق بن جاؤ کیا تم میں سے کسی نے یہ محسوس کیا ہے کہ تم بھی بے پھل درخت کی مانند ہو جو یسوع کے واسطے کوئی پھل نہیں لاتا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ ظاہرا تمہاری راستبازی کی صورت ہو۔ لیکن تمہارا دل تم کو ہر وقت ملزم ٹھہراتا ہے۔ اگر یسوع پاس سے گذر کر گھنے پتوں کو اُٹھا کر دیکھے تو اُس کو پھل میں سے وہ اُمید کرتا ہے ہرگز نہیں ملیگا۔ ممکن ہے کہ تم نے حتی المقدور کوشش کی ہو کہ نیک ہو جاؤ۔ لیکن ناکامیاب ہی رہے۔ مگر میں تمہارے لئے تسلی لاتا ہوں۔ بہتر ہو جانے کی کوشش بالکل ترک کرو اور اپنی محنت سے بالکل مایوس ہو جاؤ صرف یسوع کے پاس آ جاؤ کہ وہ تم کو بالکل نیا انسان بنا دے۔ اُس سے منت کرو کہ وہ تم کو قبول کرے۔ اور تمہارے اندر ایک نیا دل پیدا کرے اور تم کو اپنی روح عطا کرے تاکہ تم روح کے پھل لانے کے قابل ہو جاؤ۔ اپنی خودی کو جو مجرم ہے ترک کرو کیونکہ وہ محض مرنے اور ہلاکت کے واسطے مقرر ہے اور اپنے تئیں مسیح کے ہاتھوں میں سپرد کر دو۔

لیکن ہر ایک کے واسطے تسلی ہے جو مسیح کی پیروی کرتا ہے۔ تم کو بدمزاجی اور خود پسندی تنگ کرتی ہیں۔ غالباً تمہاری تیز زبان بعض اوقات تمہاری طبیعت کے خلاف بک بک کرتی ہے۔ ہاں بہت سے ایسے گناہ ہیں جو تمہارے دل کو بگاڑتے ہیں۔ اور تم دل سے اُن سے رہائی چاہتے ہو۔ تم نے غالباً یہ خیال کیا ہو کہ اس درخت کی شاخیں کاٹ کر اُسے خشک کر دو۔ ممکن ہے کہ تم نے یہ سمجھا ہو کہ ادھر اُدھر چھانٹ کرنے سے ایسا کمزور کر دو کہ وہ سوکھ جاوے۔ لیکن افسوس وہ تو پھر بڑھنے لگا۔ کیونکہ اُس میں پائیدار جانداری ہے۔ اور جب اپنی کوشش میں ناامیدی پاتے تو مایوس ہونے لگے ہو۔ یقینی طور پہ یاد رکھو کہ گناہ کا علاج صرف ایک علاج ہے۔ نیک بننے کو تمہاری کوشش بالکل عبث ہے۔ یہ لازمی ہے کہ یسوع تمہارے گناہ پر نظر ڈالے اور اُس کی نظر کے روبرو وہ جڑ سے لیکر اوپر تک خشک ہو جاوے گا۔

پس یسوع کے پاس آؤ اور اس سے کہو اے خداوند میں نہیں مگر تو صاف کر سکتا ہے۔ میری بد مزاجی پر میری بد زبانی پر نگاہ کر اور میرے گناہ کو نیست کر۔ حکم دے کہ وہ جڑ سے اوپر تک خشک ہو جاوے۔

تمہارے خیال میں کیا یسوع ایسا کرے گا؟ میں جانتا ہوں کہ وہ ضرور کرے گا۔ کیونکہ وہ قادر مطلق ہے۔ اور اس گناہ پر غالب آ دیگا۔ جس کو تم اپنی کمزور جدوجہد سے مغلوب نہیں کر سکتے تم صرف یسوع سے کہو کہ تم کیسے لاچار ہو۔ اور اُس پر بھروسہ رکھو کہ وہ تمہارے گناہوں کو تمہارے لئے دور کر دے گا۔ اس میں شک نہیں کہ پھر بھی ایک بدنما ٹھونٹھ رہ جاویگا تاکہ تم کو بھی دکھاتا رہے۔ غرور اور گناہ آلودگی کی بڑی جڑیں تو تمہارے دلوں میں قائم رہیں گی مگر مسیح کی قوت اُن کو پھر پھوٹ کر بڑھنے نہ دیگی۔ پس کیا تم بجائے خود کوشش کرنے کے مسیح کی زندہ اور شفا دینے والی قوت پر بھروسہ نہ رکھو گے کہ وہ تمہارے واسطے کیا کچھ کر سکتی

ہے۔ اس پر بھروسہ رکھو کہ وہ تم کو بچاوے اور از سر نو پیدا کرے اس پر اعتقاد رکھو کہ وہ تمہارے گناہوں پر غالب آسکتا ہے۔

ایک مدرسہ کے پرانے طالب علم کا تذکرہ

تاریک موسم سرما کی رات تھی اور میں ایک دوست کے کمرے میں جس کا میں مہمان تھا بیٹھا ہوا تھا۔ مکان کے باہر بڑی تاریکی تھی۔ مگر کمرے کے اندر انگیٹھی کی روشنی سے علم ہیئت کی ایک عظیم دوربین جو ایک کونے میں رکھی تھی دھندلے طور پر نظر آتی تھی۔ جس سے میرا مہمان نواز اکثر رات رات بھر آسمان کے ستاروں کا ملاحظہ کیا کرتا تھا۔

میرے دوست نے مجھ سے آسمانی عجائبات اور سیارہ عظیم دنیا کا ذکر کیا تھا جو ہم کو ننھے ستاروں کی مانند نظر آتے ہیں۔ لیکن درحقیقت بڑے کرہ ارض ہیں جو بڑی تیز رفتاری کر رہے ہیں مگر کسی وجہ سے کہ تمام گھر کی باتیں ہونے لگیں۔ اپنی طالب علمی کے زمانہ کی خوشیوں اور رنگین تماشوں کا تذکرہ ہونے لگا۔ اور ہماری بڑی تمنا تھی کہ اگر کسی طرح ہو سکے تو دوبارہ اپنی زندگی پھر بسر کریں۔ تاکہ اپنے مالک کا جلال بہتر طور پر ظاہر کر سکیں۔

ذرا تامل کر کے میرے دوست نے کہا کہ اگر تم سننا چاہو تو ایک بہادرانہ کارروائی کا تم سے ذکر کرونگا۔

میں نے جواب دیا بہت بہتر کم از کم یہ مزہ دار ایک شغل ہو گا۔ میرے دوست نے کہا کہ جب میں لڑکا تھا تو پول ویل کالج کا طالب علم تھا۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ کل طلبا میں میں سب سے زیادہ لاپروا تھا۔ میں گرو قسمیں کھانا ایک فخر سمجھتا تھا۔ حتٰی کہ میری باتوں پر ہمدرس ہکا بکا رہ جاتے تھے۔ کالج میں ایک طالب علم تھا۔ جو اگرچہ میرا بڑا پکا دوست تھا۔ مگر میری کسی بد عادت کی اس نے ہرگز تقلید نہیں کی۔ بلکہ برعکس اس کے میری بدزبانی کے لئے مجھے اکثر ظاہرا سرزنش کرتا اور بھلائی کے واسطے میری زندگی پر اثر ڈالتا۔ اس کا نام ہین آسٹ تھا۔ اور نہ صرف تعلیم میں بلکہ ہر طرح کے کھیلوں میں اس کی بڑی تعریف ہوتی تھی کیونکہ جو کام وہ کرتا سب کو عمدہ اور پورے طور پر کھرائی اور سچائی سے کرتا تھا۔

ایک صبح کو جب ہم نماز کو جمع ہوئے تھے تو منتشر ہونے کے قبل ہیڈ ماسٹر صاحب نے سنجیدہ الفاظ میں ہم سے یہ کہا جس سے ہم لوگ کسی قدر حیران ہو گئے۔ لڑکو کوئی تم سے کچھ کہنا چاہتا ہے اس واسطے اپنی اپنی جگہ پر ذرا ٹھہرے رہو۔ یہ کہہ کر وہ مدرسوں کے ہمراہ وہ تو کمرے سے نکل گئے اور لڑکے تنہا رہ گئے۔ اور ہم متحیر تھے کہ کیا ہونے والا ہے۔

ہمیں نہایت حیرانی و پریشانی ہوئی کیونکہ کیا دیکھتے ہیں کہ ہین آسٹ اپنی جگہ سے نکل کر ہیڈ ماسٹر کی سیٹ پاس جا کھڑا ہوا۔ اور صاف مگر تھرتھراتی آواز سے اس نے یہ کہا۔ اے ہمدمو ایک بات کا مجھے سخت رنج ہے۔ اور اس کی نسبت تم سے چند باتیں کرنی چاہتا ہوں۔ اور بات یہ ہے کہ ہم لوگ اس طرح زندگی بسر کرتے ہیں گویا کہ کوئی خدا ہے ہی نہیں۔ جس نے ہم کو پیدا کیا اور ہم سے محبت رکھتا ہے۔ میں تو اب بہتر زندگی بسر کرنے کی تمنا رکھتا ہوں۔ اور اگر تم میں سے کوئی اس لاپرواہی کی زندگی کو ترک کرنا چاہتا ہے تو میری اس سے یہ درخواست ہے کہ کلام الٰہی کے مطالعہ کی جماعت میں جو میں شروع کرنے کو ہوں شامل ہو جاوے جس میں ہم علیحدہ مل کر دعا مانگ سکتے ہیں۔

میرے دوست نے پھر کہا کہ ہم ایسے حیران اور پریشان تھے کہ ہمیں نہ تو ہنسی آئی اور نہ ہم کچھ بول سکے لیکن ہین آسٹ کی باتوں نے مجھے ایسا خوف زدہ کر دیا کہ میں نے فوراً ارادہ مصمم کر لیا کہ میں اس کی مدد کرنے میں پہلا ہونگا۔ کلام الٰہی کے مطالعہ اور دعا مانگنے کی جو جماعت شروع ہوئی اس میں ہم چھ شامل ہوئے اور آخر کو میں نے اپنے خدا و منجی کو اپنا دل دے دیا اور مجھے کامل یقین ہے کہ اس جماعت کے ہر ایک ممبر نے بھی قطعی فیصلہ کر لیا تھا کہ اپنے تئیں خدا کے سپرد کرے۔

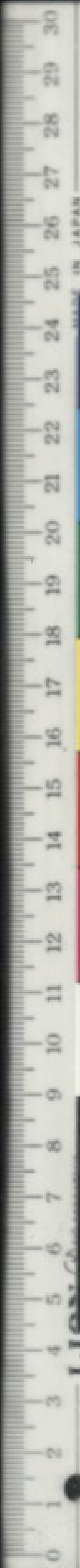
ہین آسٹ تو اب شہر لندن کے قرب و جوار میں خداوند کا خادم امین ہے۔ اور ہم میں سے میں اور بھی اسی خدمت میں مصروف ہیں۔ لیکن کیا ہین آسٹ نے بڑی بہادری کا کام نہ کیا تھا جب اس نے تمام لاپرواہ لڑکوں کا مقابلہ کیا اور کیا اس دلیرانہ کارروائی کا اسے جلالی اجر نہ ملا۔ میں نے جواب دیا فی الواقع یہ بہادری کا کام تھا۔ اور جو جانتے ہیں کہ مدرسوں کے رنگ کیسے ہوتے ہیں وہ ضرور مانیں گے کہ ایسی دلیری سے سچائی کی حمایت کرنا بیشک بہادری کا کام ہے۔

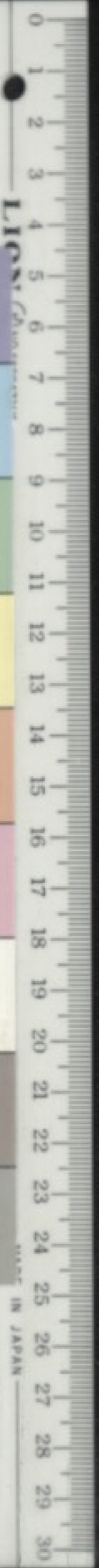
مدرسے کے پرانے طالب علم کے تذکرے نے میرے دل پر بڑا اثر کیا اور میری یہ بڑی تمنا ہوئی۔ کاشکہ بچپن ہی سے میں خداوند یسوع مسیح کی وفاداری سے خدمت کرتا۔ لیکن ہمارے ناظرین تو ابھی کم عمر ہیں اور اگر وہ اسی وقت یسوع کے پاس آجاویں تو ممکن ہے کہ انہیں مدرسے کے ضایع شدہ اور اصرف شدہ کا کبھی خیال نہ کرنا پڑے۔ بلکہ وہ موقع یاد آویں جب باتوں سے زیادہ کاموں نے خداوند کی گواہی دی جس سے میرا مطلب مدرسے کی ننھی دنیا میں اس زندگی سے ہے جو انہوں نے باقاعدہ اور یکساں طور سے وہاں بسر کی۔

ایک مترجم

ہم کو خوش گوئی درکار ہے

میٹھی زبان تلوار سے زیادہ اثر رکھتی ہے۔ اس واسطے ہم کو خوش گو ہونا چاہئے۔ اور کلام حق کے سنانے اور سمجھانے میں ایسی طرز اختیار کرنی چاہئے کہ فوراً سے پیشتر لوگوں پر اثر کرے کڑوی زبان سے وعظ کا لطف جاتا رہتا ہے۔ اور کوئی اس کے سننے کا روادار نہیں ہوتا۔ اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ پتھر کا جواب پتھر سے ہونا چاہئے۔ مگر ہم لوگوں کو پتھر کا جواب ملائم اور نرم گفتگو سے دینا چاہئے۔ کیونکہ اس کا اثر جلدی دلوں پر ہوتا ہے گنہگار اور مردودوں کے لئے شیریں زبان ایک بڑا کارگر تجربہ ہے۔ جس کو پسند کیا جاتا ہے۔ اگر ہم سختی اور تند خوئی سے سمجھاتے ہیں تو کوئی پاس بھی نہیں آتا۔ مگر جب ہم نرمی اور محبت سے بلاتے ہیں تو کتنے بھاگے چلے آتے ہیں۔ کلام حق کی تلقین کے لئے شستہ اور پاکیزہ زبان سے بولنا اور گالی گلوچ سے درگزر کرنا بہت اچھا ذریعہ





وہ لوگ غلطی کرتے ہیں۔ جو رعب وداب اور خوف دلا کر وعظ و نصیحت کرتے ہیں۔ کیونکہ ایسے طریقہ کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ بلکہ روبرو تو ہاں میں ہاں ملائی جاتی ہیں۔ مگر اُس کے بعد اُس پر کوئی سنوائی نہیں ہوسکتی۔ ہمارے اکثر منادا ور واعظ بجائے نرم کلامی کے بکریاں اور تیز ترشی سے کام لیتے ہیں۔ اور مزاج کو سخت کرکے عوام الناس کو سخت اور ترش زبانی سے کلام حق سناتے ہیں حالانکہ ان غیر اقوام جن کو نجات اور خوشی کی ضرورت نہیں۔ بس باتیں ہی باتیں بنانی جانتے ہیں۔ وہ ایسا کرتے ہیں۔ وہ تیز کلامی سے کام لیکر یہ کہتے چلے جاتے ہیں کہ ہم نے اس منادے سے جیت لیا یہ ہماری بات کا جواب نہیں دے سکا۔ بلکہ سخت زبانی سے کام نکال کر اپنی بہادری دکھاتا ہے۔ حالانکہ ہم کو الفت اور محبت سے کام لینا چاہئے۔ تاکہ یہ دلوں پر گھر کر جائے۔ ہر حالت میں خوش کلامی ایسی شئے ہے کہ یہ ایک بال سے ہاتھی کو باندھ سکتی ہے۔ آیندہ ہمارے لوگوں کو اس پر ضرور کاربند ہونا چاہئے۔ جیسے کہ شاعر کہتا ہے ؎

بہ شیریں کلامی و لطف و خوشی
توانی کہ پیلے بموئے کشی۔

راقم حکیم میر کریم الدین۔ برق
از مجیٹھا ضلع امرتسر۔

انتقال پرملال

شہر گجرات میں اس ہفتے کے درمیان ایک ایسا سخت اور درد انگیز واقعہ ہوا کہ جس کے خیال ہی سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں واقعہ یہ ہے کہ پانچویں تاریخ ماہ حال کو مسٹر دانیل صاحب ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول کے فرزند ارجمند مائیکل نام اس دنیا فانی سے کوچ کرکے اپنے پیارے مسیح کی گود میں جا سوئے اور اپنے عزیز و اقارب کو ایک جانکاہ صدمہ پہونچا گئے

یہ نوجوان جس کی عمر ۲۰ سال کی تھی بڑے ہونہار تھے انہوں نے ۱۹۰۹ء میں اپنے والد کے مدرسے سے پنجاب یونیورسٹی کا انٹرنس امتحان پاس کیا۔ اور کچھ عرصہ تک شاد چند کے گارڈن کالج میں تعلیم پائی۔ لیکن چونکہ عدم تندرستی کی وجہ سے ڈاکٹر صاحبوں کی ان کو یہ ہدایت ہوئی کہ کسی پیشہ یا کام اختیار کریں اس واسطے محمد مری کے ڈسٹرکٹ بورڈ سکول کی ہیڈ ماسٹری قبول کی بعد میں مری شملہ کے بپٹسٹ مشن سکول میں چند ماہ سیکنڈ ماسٹر رہے۔ اور بعد میں اسی سکول کے ہیڈ ماسٹر ہوئے۔ اس سکول کے مینیجر صاحب اُن کی کارگذاری سے ایسے خوش تھے کہ جب اُن کو بوجہ اپنی علالت کام چھوڑنا پڑا تو

اطلاع ضروری

حسب معمول اپنے اور اپنے خریداروں کے فائیدہ اور آسانی کے لئے ہم ۲۳ جنوری ۱۹۱۴ء کا اخبار اُن صاحبوں کے نام جن کا چندہ بابت ۱۹۱۳ء وصول نہیں ہوا وی۔ پی بھیجینگے۔ وی۔ پی کے بھیجنے اور وصول کرنے میں کوئی بے عزتی نہیں بلکہ آسانی ہے منی آرڈر کرانے کی تکلیف اُٹھانی نہیں پڑتی چونکہ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاتی ہے۔ اس لئے جن صاحبوں کی طرف سے ۱۹۱۴ء کا چندہ وصول نہیں ہوگا اُن کا اخبار بند کردیا جائیگا۔

مینیجر۔ نور افشاں

صاحب ممدوح اُن کو اجازت دینے سے بالکل انکار کرتے تھے۔ لیکن جب اُن کو ثابت ہو گیا کہ اُن کا اپنے والدین کے پاس گھر جانا ضروری ہے تو بھی بمشکل اجازت دی۔ اس نوجوان کی نسبت بڑے اطمینان سے کہا جاتا ہے۔ کہ وہ مرد دعا تھا۔ اس کا مسیحی چال چلن قابل تعریف تھا۔ کاش کہ ہمارے نوجوان بھی اس کا نمونہ اختیار کریں۔ اُن کا ایک بڑا عمدہ اصول یہ تھا کہ جو ماہوار کماتے تھے تو اپنی کمائی کا دسواں حصہ خداوند کے نام پر پہلے علیحدہ کر دیتے۔ اور کسی یتیم خانے غریب خانے یا اور کسی نیک کام کے لئے روانہ کر دیا کرتے تھے۔ آخر میں ہماری یہ دعا ہے کہ خداوند مسیح ان کے عزیزوں کو کامل تسلی اور دلی اطمینان عنایت کرے۔

راقم ایل۔ جبری
ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر
وزیرآباد

ریویو

پنڈت گنگارام صاحب ایم۔ اے۔ ایم آر ایس کی کتاب سرچشمہ مذہب کے چند حصوں پر ریویو۔

پانچویں مشابہت۔ مردوں کا جی اُٹھنا۔ اس کی نسبت بھی ہمارے بابو صاحب ڈاکٹر ہاگ صاحب کے حوالے سے یہ ثابت کر جاتے ہیں کہ مردوں کے جی اُٹھنے کی تعلیم بھی یہودیوں نے پارسیوں سے حاصل کی ہے۔ اس کی نسبت بابو صاحب کو معلوم ہو کہ پاک کلام کی قدیم کتابوں میں صاف تعلیم پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ایوب ۱۹۔ ۲۵۔ ۲۷ زبور ۴۹۔ ۱۵ یسعیاہ ۲۶۔ ۱۹ دانیل ۱۲۔ ۱۔ ۳ میں یہ تعلیم بھی غلط ہے کہ پارسیوں نے یہودیوں سے حاصل کی۔ حق تو بابو صاحب کچھ تحقیق نہیں کرتے بلکہ لکیر کے فقیر بنتے ہیں۔

چھٹویں مشابہت۔ آیندہ زندگی بہشت و دوزخ بہشت کی تعلیم بھی قدیم کتابوں میں ملتی ہے۔ مگر بہت صاف طور پر نہیں مگر آیندہ زندگی کی سزا کا بہت صاف بیان پایا جاتا ہے۔ چنانچہ گنتی ۲۳ : ۱۰ ایوب ۱۹ : ۲۶-۲۷ زبور ۱۶ : ۹-۱۱ زبور ۷۳ : ۲۴ یسعیاہ ۱۴ : ۱۳ دانیل ۱۲ : ۲-۳ لیکن یہودیوں کی احادیث میں بہت مفصل بیان تھا۔ چنانچہ اسمتھ بائبل ڈکشنری صفحہ ۲۳۳۲ جلد ۳ میں یوں لکھا ہے۔ اُن کا بیان (یعنی بہشت کا تبیین اور مفصل تھا اور نا معلوم دنیا کا کامل نقشہ۔ پس احادیث وغیرہ سے بالتشریح بیان کیا گیا ہے۔

ریویو کے لئے آیا
سویر معانی
لودیانہ

(۲) انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا جلد ۲۰ صفحہ ۱۰۰ میں لفظ Pardes (جس کے معنی بہشت کے ہیں) پرانے عہدنامہ کی پچھلی کتابوں میں تین مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ عام تفاسیر میں اس کے معنی رمنا یا باغ کے ہیں۔ یہ امر بہت ہی مشتبہ ہے کہ پارسی لفظ Pairidaeza سے یہ عبرانی Pardes نکلا ہے۔ پیریڈیزا لفظ اوستا میں صرف ایک مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ جس کے معنی احاطہ کے ہیں۔ پس اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ یہودیوں نے پارسیوں سے اس خیال کو حاصل نہیں کیا۔

(۳) پھر حنوق اور ایلیاہ نبیوں کا آسمان پر اٹھایا جانا بہشت کی طرف صاف اشارہ کرتا ہے۔ دیکھو پیدائش ۵: ۲۴ - ۲ سلاطین ۲-۱۱۔ لفظ ہنّم یا وادیٔ ہنّم اغلب ہے کہ اسی لفظ سے جہنم نکلا ہے۔ شروع میں ایک وادی تھی جس میں سیاہ بادشاہ کے زمانہ میں مولک دیوتا کی پرستش ہوا کرتی تھی۔ یوسیاہ نے اس پرستش کو اٹھا دیا اور وہاں ہر طرح کی نجاست ڈالی۔ دیکھو پہلا سلاطین ۱۱ سے آیت ۷ اور ۲ سلاطین ۲۳: ۱۰ - یشوع ۱۵: ۸ چنانچہ یہ جگہ توفت کہلانے لگی جس کے معنی نفرتی جگہ کے ہیں۔ طبعی مشابہت کی وجہ سے یہ لفظ آخری سزا کے لئے مستعمل ہوا ہے۔ جس کیساتھ تکلیف اور خرابی کا خیال شامل ہے۔ انجیل میں اس لفظ کا استعمال بارہ جگہ ہوا ہے۔ اور ہمیشہ آخری سزا کے لئے استعمال ہوا ہے دیکھو متی ۵: ۲۲-۲۹-۳۰ مرقس ۹: ۴۳-۴۷ یعقوب ۳: ۶ لفظ شیول۔ یہ لفظ بھی کبھی کبھی جہنم کے واسطے استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ مقامات ذیل سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے۔ زبور ۹: ۱۷ امثال ۲۳: ۱۴ استثنا ۳۲: ۲۲-۲۳ امثال ۹: ۱۸ وغیرہ

پس پاک کلام کے ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ یہودیوں نے اس امر میں بھی پارسیوں کی تقلید نہیں کی۔ بلکہ اغلب ہے کہ پارسیوں نے یہودیوں سے سیکھا ہو۔

ساتویں مشابہت۔ بابو صاحب فرماتے ہیں کہ یہ رسم بھی یہودیوں نے پارسیوں سے حاصل کی۔ اور پارسیوں نے آریوں سے۔ مگر پارسیوں نے آریوں سے سیکھ کر بگاڑ دیا۔ اور یہودیوں نے اسے پارسیوں سے سیکھ کر اور بھی زیادہ بگاڑ دیا۔ اسلئے کہ یہودی گوشت خور قوم ہے۔ بابو صاحب قربانی کی رسم کو اگنی ہوتر بتلاتے ہیں جو آریوں میں صبح و شام ادا کی جاتی تھی اور دونوں وقت جب دعا کیا کرتے تھے تو اس کے ساتھ گھی اور خوشبودار چیزیں آگ پر جلایا کرتے تھے۔ کیا خوب اب ہمارے بابو صاحب اپنے آباو اجداد کی رسم سے جس میں گوشت چڑھایا جاتا اور جانور قربان کئے جاتے تھے۔ اور خوب کھائے جاتے تھے۔ اس قدر شرماتے ہیں۔ کہ پارسیوں پر الزام لگاتے اور یہودیوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں۔ آپ کو اگر ویدوں میں گوشت خوری اور گوشت کی قربانیاں دیکھنا منظور ہوں تو پروفیسر بی بی رائے کا رسالہ ویدک [illegible] ملاحظہ فرماویں۔ اور مسٹر دھرمپال کا اندر ماہ نومبر ۱۹۱۳ء کو بھی مطالعہ کریں۔ رہا یہ امر کہ یہودیوں نے پارسیوں سے سیکھا یہ ایک خیال و وہم ہے۔ جس کی بنیاد ایک باطل خیال پر مبنی ہو کہ زرتشت ابراہیم کے ہمعصر تھے۔ جس کو ہم اوپر بخوبی ثابت کر چکے ہیں کہ یہ خیال و قیاس ہی غلط ہے۔

باقی دارد

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول۔ من تصنیف ایڈورڈلے آئینٹ صاحب۔ رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادوں کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کیلئے پڑہتر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر ۹ر و ۹ر +

صحت جسمی } من تصنیف قاضی میر محمد۔ کونجبی۔ فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲۔ یہہ نہایت مفید کتاب ہے۔ جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری گنجین صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہینتلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اردو۔ رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر۔ اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر۔ ۸ر۔ ۱۲ر رومن ۸ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اِس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے؛ کتاب کی قیمت صد ہا کئی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی قیمت رومن اردو ۸ر +

ویدوں کی اصل۔ فارسی اُردو قیمت ۸ر +

ذات وچار۔ فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو قیمت ۳ر +

دائی گری } من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو ۸ر۔ فارسی اُردو ۸ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران } یہ کتاب اس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھر انہیں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۸ر یہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی +

یہ گورمکھی ٹریکٹ ۱ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں۔ ۱۔ بھگیل سنگھ نمبردار۔ ۲۔ اسبادی ٹوکری۔ ۳۔ سہ پیک جیون۔ ۴۔ بچرکی۔ ۵۔ میں رمدا پھردا ہاں۔ ۶۔ ایک ستی دی کتھا۔ ۷۔ وقت ورن۔ ۸۔ سیونک کھاگئی +

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو	۸ر +	شعاع نور حصہ اوّل و دوم	۵ر
رامنس کروسو	۱۲ر +	طیطس رفیق صلیب	۸ر
طلائی شمعدان	۴ر +	تحقیق الاسلام حصہ اوّل	۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ	۸ر +	مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی	۲ر
روح سے معمور زندگی	۴ر +	القاب مسیح	۴ر
طریق دعا	۴ر +	بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے	۴ر

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ ۴ر +

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۔ ۔ ۔ عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ عـ۲

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۔ ۔ بے

غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہے

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	سے/	صہ/	ملے/
چوتھائی کالم	صہ/	ملے/	للعہ/
نصف کالم	ملے	للعہ/	عـہ/
پورا کالم	للعہ/	عـہ/	للعہ/
پورا صفحہ	للعہ/	عـہ/	۱۱/

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲/ ۔ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری ۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایکطرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خطو کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہو چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جسکے پڑھنے کی دقت ہوتی ہو مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہو +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہو۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲/ سے لیکر دو روپیہ تک ہو۔ نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہوگئی ہے۔ اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے ہیں۔ قیمت عہ/ +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہو اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہو۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی ۱۲/ چارج کیا جاتا ہے۔ درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہو یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کیلئے مخصوص ہو قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہو۔ باغ دل کے چاروں نمبر ۱۹۱۲ء کے ۱۲/ فی نمبر دیا جاتا ہو +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاتے ہیں ۲۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبراں نے صرف ۶۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس جتنا سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہو۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہو۔ اور نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری ڈبلیو جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

مستلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح۔ خرچ خوراک و فیس جماعت فی ماہ صہ/ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ/ یا زیادہ علاوہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہو۔ قیمت رکشا للعہ سے عـہ کرونول لعہ +

مزید دریافت کے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشان کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برو ز چھپا +